قُلۡ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۚ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ (آل عمران 74)

روزنامہ

الفضل لندن

مدیر: ابو سعید

Online Edition

منگل 6/دسمبر 2022ء | 11/جمادی الاول 1444 ہجری قمری | 6/فتح 1401 ہجری شمسی | جلد:4 | شمارہ:267

ارشاد باری تعالیٰ

قُلۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ تُحِبُّوۡنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوۡنِیۡ یُحۡبِبۡکُمُ اللّٰہُ وَیَغۡفِرۡ لَکُمۡ ذُنُوۡبَکُمۡ ؕ وَاللّٰہُ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ ﴿۳۲﴾

(آل عمران:32)

ترجمہ: تُو کہہ دے اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

فرمان خلیفۂ وقت

ایک تو عبادت کے رنگ ہیں۔ ایک دوسرے اخلاق فاضلہ کے رنگ ہیں اور سچی اتباع کا مطلب ہی یہی ہے کہ جو اخلاق فاضلہ ہیں جن کا قرآن کریم میں ذکر ہے وہ ان میں پیدا کی جائیں جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ کَانَ خُلُقُہُ الْقُرْاٰن۔ کہ آپ کے اخلاق فاضلہ اگر دیکھنے ہیں تو قرآن کریم پڑھ لو۔ وہی اس کی تفسیر ہے۔ پس اس لحاظ سے بھی ہمیں قرآن کریم پڑھنے کی ضرورت ہے۔ ہمیں اَوروں کو کہنے سے پہلے اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مان کر ہم نے کس حد تک قرآن کریم کو اپنا دستور العمل بنایا ہے۔ یہ بیعت کا حصہ بھی ہے۔ سچائی کو ہم نے کس حد تک قائم کیا ہے۔ انصاف کو ہم کس حد تک قائم کرنے والے ہیں۔ لوگوں کے حقوق دینے میں ہم کس حد تک کوشش کرنے والے ہیں۔ پھر ایک جگہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

”ہر ایک شخص کو خود بخود خدا تعالیٰ سے ملاقات کرنے کی طاقت نہیں ہے اس کے واسطے واسطہ ضرور ہے اور وہ واسطہ قرآن شریف اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اس واسطے جو آپ کو چھوڑتا ہے وہ کبھی بامراد نہ ہوگا۔ انسان تو دراصل بندہ یعنی غلام ہے۔ غلام کا کام یہ ہوتا ہے کہ مالک جو حکم کرے اسے قبول کرے۔ اسی طرح اگر تم چاہتے ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض حاصل کرو تو ضرور ہے کہ اس کے غلام ہو جاؤ۔ قرآن کریم میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ قُلۡ یٰعِبَادِیَ الَّذِیۡنَ اَسۡرَفُوۡا عَلٰۤی اَنۡفُسِہِمۡ (الزمر:54) (یعنی کہہ دے اے میرے بندو جنہوں نے اپنی جان پر ظلم کیا۔) فرمایا کہ ”اس جگہ بندوں سے مراد غلام ہی ہیں نہ کہ مخلوق۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بندہ ہونے کے واسطے ضروری ہے کہ آپ پر درود پڑھو اور آپ کے کسی حکم کی نافرمانی نہ کرو۔ سب حکموں پر کاربند رہو۔ جیسے کہ حکم ہے۔ قُلۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ تُحِبُّوۡنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوۡنِیۡ یُحۡبِبۡکُمُ اللّٰہُ۔ یعنی اگر تم خدا تعالیٰ سے پیار کرنا چاہتے ہو تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پورے فرمانبردار بن جاؤ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی راہ میں فنا ہو جاؤ تب خدا تم سے محبت کرے گا۔“

(ملفوظات جلد5 صفحہ 321-322 ایڈیشن 1984ء)

(خطبہ جمعہ فرمودہ 20/اکتوبر 2017ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

اس شمارہ میں

- بابری مسجد کی المناک شہادت پر (منظوم)
- تلخیص صحیح بخاری سوالاً و جواباً
- This Week with Huzoor
- حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورۂ امریکہ 2022ء
- ہمارا خدا، پیارا خدا

فرمان رسولؐ

حضرت سعد بن ہشامؒ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عائشہؓ کے پاس گیا اور عرض کی کہ اے ام المؤمنین! مجھے آنحضرت ﷺ کے اخلاق کے بارہ میں کچھ بتائیں۔ انہوں نے فرمایا کَانَ خُلُقُہُ الْقُرْآن۔ آپ کے اخلاق قرآن کے عین مطابق تھے۔ کیا آپ قرآن نہیں پڑھتے۔ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کے متعلق فرمایا ہے اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیۡمٍ

(مسند احمد بن حنبل باقی مسند الانصار حدیث نمبر 24460)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحات قلم

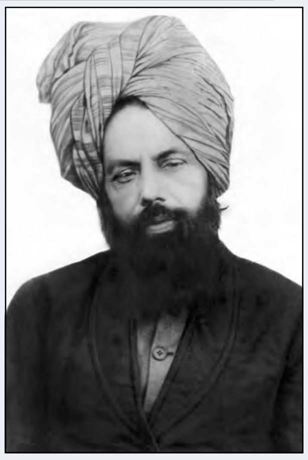

ہم نے ایک ایسے نبی کا دامن پکڑا ہے جو خدا نما ہے

ہم نہ قال کے طور پر بلکہ حال کے طور پر اس بات کو خوب سمجھتے ہیں کہ مکالمہ الٰہیہ کیا چیز ہوتا ہے اور خدا کے نشان کس طرح ظاہر ہوتے ہیں اور کس طرح دعائیں قبول ہو جاتی ہیں اور یہ سب کچھ ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے پایا اور جو کچھ قصوں کے طور پر غیر قومیں بیان کرتی ہیں وہ سب کچھ ہم نے دیکھ لیا۔ پس ہم نے ایک ایسے نبی کا دامن پکڑا ہے جو خدا نما ہے۔ کسی نے یہ شعر بہت ہی اچھا کہا ہے۔

محمدؐ عربی بادشاہ ہر دوسرا
کرے ہے روح قدس جس کے در کی دربانی

اُسے خدا تو نہیں کہہ سکوں پہ کہتا ہوں
کہ اُس کی مرتبہ دانی میں ہے خدادانی

ہم کس زبان سے خدا کا شکر کریں جس نے ایسے نبی کی پیروی ہمیں نصیب کی جو سعیدوں کی ارواح کے لئے آفتاب ہے جیسے اجسام کے لئے سورج۔ وہ اندھیرے کے وقت ظاہر ہوا اور دُنیا کو اپنی روشنی سے روشن کر دیا وہ نہ تھکا نہ ماندہ ہوا جب تک کہ عرب کے تمام حصہ کو شرک سے پاک نہ کر دیا۔ وہ اپنی سچائی کی آپ دلیل ہے کیونکہ اُس کا نور ہر ایک زمانہ میں موجود ہے اور اس کی سچی پیروی انسان کو یوں پاک کرتی ہے کہ جیسا ایک صاف اور شفاف دریا کا پانی میلے کپڑے کو۔ کون صدقِ دل سے ہمارے پاس آیا جس نے اُس نور کا مشاہدہ نہ کیا اور کس نے صحت نیت سے اس دروازہ کو کھٹکھٹایا جو اُس کے لئے کھولا نہ گیا لیکن افسوس! کہ اکثر انسانوں کی یہی عادت ہے کہ وہ سفلی زندگی کو پسند کر لیتے ہیں اور نہیں چاہتے کہ نور اُن کے اندر داخل ہو۔

(چشمہ معرفت، روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 302-303)

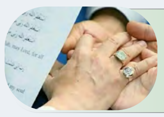

دربارِ خلافت

لبیک کہنے کی وہ روح ہے جسے آج ہمیں بھی کام میں لانا چاہئے، اسے سمجھنا چاہئے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

جنگِ حُنین میں کیا ہوا تھا؟ جنگِ حُنین میں اُس وقت تک کی جو اسلام کی تاریخ تھی اُس وقت مسلمانوں کا پہلا لشکر تھا جو دشمن کے مقابلے میں تیار ہوا تھا اور جس کی تعداد دشمن کے لشکر کی تعداد سے زیادہ تھی لیکن وہ لوگ جو لشکر میں شامل ہوئے تھے، اُن کی اکثریت مومن کی قربانی کی روح کو سمجھنے والی نہیں تھی۔ اُس روح سے نا آشنا تھی۔ جب دشمن کے چار ہزار تیر اندازوں نے حکمت سے اچانک تیروں کی بوچھاڑ کی تو کچھ کمزور ایمان کی وجہ سے اور کچھ لوگ سواریوں کے بِدکنے کی وجہ سے ادھر اُدھر ہونے لگے اور اسلامی لشکر تتّر بتّر ہو گیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صرف بارہ صحابہ کے ساتھ میدانِ جنگ میں رہ گئے لیکن آپ نے اپنے قدم پیچھے نہیں ہٹائے۔ باوجود اس مشورے کے کہ حکمت کا تقاضا یہ ہے کہ واپس مڑ کر لشکر کو جمع کیا جائے، آپ نے فرمایا۔ خدا کا نبی میدانِ جنگ سے پیٹھ نہیں موڑتا۔ بہر حال آپ نے اس موقع پر حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جن کی آواز اونچی تھی، اُنہیں فرمایا کہ انصار کو آواز دے کر کہو کہ اے انصار! خدا کا رسول تمہیں بلاتا ہے۔حضرت مصلح موعودؓ نے ایک جگہ اس بات کی بھی بڑی اعلیٰ وضاحت فرمائی ہے کہ صرف انصار کو کیوں مخاطب کیا گیا ہے۔ اس کی بہت سی وجوہات تھیں لیکن ایک وجہ یہ تھی کہ شکست کے ذمہ دار مکّہ کے بعض لوگ تھے جو مہاجرین کے قریبی تھے، اس لئے مہاجرین کو اس حوالے سے ایک ہلکی سی سرزنش بھی کی گئی کہ تم جو اپنے ساتھیوں کے ساتھ تھے کہ ہم تعداد میں زیادہ ہو گئے ہیں، آج ہمیں کوئی نہیں ہرا سکتا تو تم اپنے جن رشتے داروں اور عزیزوں پر، یا اپنے ہم قوموں پہ انحصار کر رہے تھے، اُن کی وجہ سے یہ سب کچھ ہوا ہے۔ بہر حال صرف انصار کو بلایا گیا۔ انصار کہتے ہیں کہ جب ہمارے کانوں میں حضرت عباس کی آواز پڑی کہ خدا کا رسول تمہیں بلاتا ہے تو اس سے پہلے بھی ہم اپنی سواریوں کو میدانِ جنگ کی طرف موڑنے کی کوشش کر رہے تھے لیکن اس آواز نے ایسا جادو کیا کہ ایک نیا جذبہ اور بجلی کی طاقت ہمارے جسموں میں پیدا ہو گئی اور جو سواریاں مڑ سکیں اُن کے سوار سواریوں سمیت میدانِ جنگ میں پہنچ گئے اور جو سواریاں باوجود کوشش کے مڑنے کے لئے تیار نہیں تھیں تو اُن سواروں نے اُن سواریوں کی گردنیں اپنی تلواروں سے کاٹ دیں اور دوڑتے ہوئے میدانِ جنگ میں پہنچ گئے اَور لبّیک یا رسول اللہ! لبّیک کہتے ہوئے آپ کے گرد جمع ہو گئے۔

(تاریخ الخمیس جلد 2 صفحہ 102-103 باب ذکر غزوہ حوازن بحنین مطبوعہ بیروت)

پس یہ لبّیک کہنے کی وہ روح ہے جسے آج ہمیں بھی کام میں لانا چاہئے، اسے سمجھنا چاہئے۔ آج بھی خدا تعالیٰ کا فرستادہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عاشقِ صادق ہے، ہمیں بلا رہا ہے کہ اپنی اصلاح کی طرف توجہ کرو، جلسے میں آ کر جلسے کے مقاصد کو حاصل کرنے کی کوشش کرو۔ اپنے دن تقویٰ اور عشقِ الٰہی میں گزارو اور ذکرِ الٰہی میں گزارو۔ اپنے تین دنوں کو قربِ الٰہی حاصل کرنے کا مستقل ذریعہ بنا لو۔ اپنے نفس کے سرکش گھوڑوں کی گردنیں کاٹو۔ آج زمانے کا امام، مصلح اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں آنے والا نبی جو ہمیں ہماری عملی حالتوں کی درستگی کی طرف بلا رہا ہے تو ہمیں بھی لبّیک کہتے ہوئے اس کے گرد جمع ہونے کی ضرورت ہے اور یہ ہمارا فرض ہے کہ اس کے گرد جمع ہو جائیں۔ آج تلواروں کے جہاد کے لئے نہیں بلایا جا رہا بلکہ نفس کے جہاد کے لئے بلایا جا رہا ہے جس میں کامیابی تمام دنیا میں اسلام کا جھنڈا لہرانے کا باعث بنے گی۔

(خطبہ جمعہ 27/ دسمبر 2013ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

بابری مسجد کی المناک شہادت پر مشہور شاعر جناب جگن ناتھ آزاد کے پُر درد جذبات

6/ دسمبر کو میں جموں سے دہلی روانہ ہوا۔ دوسرے دن 7/ دسمبر کو اردو یونیورسٹی کمیٹی کی میٹنگ میں شرکت کے لئے شام کا سفر تھا۔ طیارے میں ایک ہمسفر نے بتایا کہ بابری مسجد کے ایک گُنبد کو گرا دیا گیا ہے۔ میں نے کہا کہ آج دوپہر تک یعنی روانگی کے وقت تک تو ایسی کوئی خبر نہیں تھی۔ اُس نے کہا بی. بی. سی. نے اطلاع دی ہے۔ میں درد وغم کے طوفان میں ڈوب گیا۔ اور اُسی وقت اس نظم کی ابتداء ہوئی۔ صرف ابتداء کے تین بند ہوئے تھے کہ طیارہ دہلی پہنچ گیا۔ جب میں اپنی قیام گاہ یعنی بیٹے کے گھر میں پہنچا تو معلوم ہوا کہ ساری مسجد منہدم کی جا چکی ہے۔ نظم کا باقی حصہ اس اطلاع کے بعد مکمل ہوا۔ اس لئے یہ نظم دو الگ الگ حصوں میں منقسم ہوگئی ہے۔ (آزاد)

یہ تُو نے ہند کی حُرمت کے آئینے کو توڑا ہے
خبر بھی ہے تجھے مسجد کا گُنبد توڑنے والے؟

ہمارے دل کو توڑا ہے، عمارت کو نہیں توڑا
خباثت کی بھی حد ہوتی ہے اے حد توڑنے والے!

ترے اس فعل سے اسلام کا تو کچھ نہیں بگڑا
مگر گھونپا ہے خنجر تُو نے ہندو دھرم کے دل میں

اِدھر ہندوستان کا تُو نے چہرہ مسخ کر ڈالا
اُدھر بوئے ہیں کانٹے تُو نے اُس کی راہِ منزل میں

تجھے کچھ بھی خبر اس کی نہیں اے بدنصیب انساں
کہ ہندو دھرم کیا ہے اور اُس کی آتما کیا ہے

نہیں ہے دھرم وہ ہرگز جسے تُو دھرم کہتا ہے
تجھے کیا علم، کیا ہے آتما، پرماتما کیا ہے

کلام: جگن ناتھ آزاد
مرسلہ: محمد عمر تماپوری۔ انڈیا

مختار احمد

تلخیص صحیح بخاری سوالاً و جواباً

کتاب الوضوء۔ حصہ اول

قسط 11

سوال: وضو میں کس حد تک پانی استعمال کیا جائے؟

جواب: وضو میں اعضاء کا دھونا ایک ایک مرتبہ فرض ہے اور آپؐ نے اعضاء کو دو دو بار دھو کر بھی وضو کیا ہے اور تین تین بار بھی۔ ہاں تین مرتبہ سے زیادہ نہیں کیا۔

اور جمہور نے کسی بھی فعل میں رسول اللہؐ سے آگے بڑھنے کی کوشش کو مکروہ جانا ہے۔

سوال: کیا حدث کرنے والے کی نماز قبول نہیں ہوتی؟

جواب: رسول اللہؐ نے فرمایا کہ جو شخص حدث کرے اس کی نماز قبول نہیں ہوتی جب تک کہ وہ دوبارہ وضو نہ کر لے۔ آپؐ نے فرمایا حدث یہ ہے کہ مقعد سے آواز والی یا بےآواز والی ہوا خارج کرنا حدث ہے۔

سوال: وضو کرنے کی کیا فضیلت بیان ہوئی ہے؟

جواب: وضو کی فضیلت میں آپؐ نے فرمایا کہ میری امت کے لوگ وضو کے نشانات کی وجہ سے قیامت کے دن سفید پیشانی اور سفید ہاتھ پاؤں والوں کی شکل میں بلائے جائیں گے۔ تو تم میں سے جو کوئی اپنی چمک بڑھانا چاہتا ہے تو وہ بڑھا لے۔

یعنی اچھی طرح وضو کرے تو قیامت کے دن اس کا نور بڑھ جائے گا۔

سوال: آدمی پر وضو کب واجب ہوتا ہے؟

جواب: آپؐ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی نماز سے نہ ہٹے، جب تک آواز نہ سنے یا بو نہ پائے۔ یعنی وضو اس وقت واجب ہو گا جب یقین ہوجائے کہ وضو ٹوٹ گیا ہے۔

سوال: ذہنی وضو، پاکیزگی اور طہارت کیسے حاصل ہوتی ہے؟

جواب: ذہنی پاکیزگی اور طہارت کے لئے ضروری ہے اللہ کی ناراضگی کا خوف اور حصولِ رضا میں لگا رہے۔ یہاں تک آپؐ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی اپنی بیوی سے جماع کرے تو کہے

بسم اللہ اللّٰھم جنبنا الشیطان وجنب الشیطان ما رزقتنا

اللہ کے نام کے ساتھ شروع کرتا ہوں۔ اے اللہ! ہمیں شیطان سے بچا اور شیطان کو اس چیز سے دور رکھ جو تو اس جماع کے نتیجے میں ہمیں عطا فرمائے، یعنی باطنی وضو دعاؤں سے حاصل ہوتا ہے۔

سوال: قضائے حاجت کے وقت کیا دعا پڑھنی چاہئے؟

جواب: رسول اللہؐ جب بیت الخلاء میں داخل ہوتے تو یہ دعا پڑھتے

اَللّٰھُمَّ إِنِّیْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ

اے اللہ! میں نجاست اور ضرر رساں چیزوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

سوال: کیا قضائے حاجت کے وقت آپؐ کو پانی پاس رکھنا پسندیدہ تھا؟

جواب: ابن عباسؓ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریمؐ بیت الخلاء میں تشریف لے گئے اور میں نے بیت الخلاء کے قریب آپؐ کے لیے وضو کا پانی رکھ دیا باہر نکل کر آپؐ نے پوچھا یہ پانی کس نے رکھا ہے؟ آپؐ کو بتلایا گیا تو آپؐ نے میرے لیے دعا کی: اللّٰھم فقھہ فی الدین

اے اللہ! اس کو دین کی سمجھ عطا فرمائیو۔

انس بن مالکؓ سے مروی ہے کہ جب رسول اللہؐ رفع حاجت کے لیے نکلتے تو میں اور ایک لڑکا اپنے ساتھ پانی کا برتن لے آتے تھے اس پانی کو حضورؐ استعمال فرماتے تھے۔

سوال: عورتوں کا قضائے حاجت کے لیے گھر سے باہر جانے کے بارے کیا حکم ہے؟

جواب: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ کی بیویاں رات میں مناصع کی طرف قضاء حاجت کے لیے جاتیں (مناصع ایک میدان کا نام ہے)۔ آپؐ نے اپنی بیویوں سے فرمایا کہ تمہیں قضاء حاجت کے لیے باہر نکلنے کی اجازت ہے۔

سوال: کیا حضورؐ کے وقت میں گھروں میں بیت الخلاء ہوتا تھا؟

جواب: عبد اللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ میں اپنی بہن امّ المؤمنین حفصہؓ کے مکان کی چھت پر اپنی کسی ضرورت سے چڑھا، تو مجھے رسول اللہؐ قضاء حاجت کرتے وقت قبلہ کی طرف پشت اور شام یعنی بیت المقدس کی طرف منہ کئے ہوئے نظر آئے۔

اس حدیث سے واضح ہے کہ گھر میں بیت الخلاء تعمیر کرنا یا کوئی اوٹ وغیرہ بنا کر استعمال کرنا جائز ہے اور رخ کسی طرف بھی ہوجائے کوئی امر مانع نہیں ہے۔

سوال: طہارت کرتے ہوئے کن امور کا خیال رکھنا ضروری ہے؟

آپؐ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی پیشاب کرے تو اپنا عضو اپنے داہنے ہاتھ سے نہ پکڑے، نہ داہنے ہاتھ سے طہارت کرے۔

سوال: کوئی چیز پینے کے آداب کیا ہیں؟

جواب: حضورؐ نے فرمایا کوئی بھی پانی پیتے ہوئے برتن میں سانس نہ لے۔

سوال: کیا حضورؐ نے پتھر وغیرہ سے طہارت کی اجازت دی؟

جواب: عبد اللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ نبی کریمؐ رفع حاجت کے لیے گئے۔ تو آپؐ نے مجھے فرمایا کہ میں تین پتھر تلاش کر کے آپ کے پاس لاؤں۔ لیکن مجھے دو پتھر ملے۔ تیسرا ڈھونڈا مگر مل نہ سکا۔ تو میں نے خشک گوبر اٹھا لیا۔ اس کو لے کر آپؐ کے پاس آ گیا۔ آپؐ نے پتھر لے لیے مگر گوبر پھینک دیا اور فرمایا یہ خود ناپاک ہے۔ اسی طرح ہڈیوں کو بھی ناپاک بیان فرمایا ہے۔ تو پتھر سے طہارت جائز ہے۔

سوال: وضو کے وقت کون سا عمل بخشش کا ذریعہ بن جاتا ہے؟

جواب: حضرت عثمانؓ نے ایک مرتبہ وضو میں اپنے اعضاء کو تین تین بار اچھی طرح دھو کر اپنے غلام کو بتایا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا تھا جو شخص میری طرح ایسا وضو کرے، پھر دو رکعت نفل پڑھے، جس میں اپنے نفس سے کوئی بات نہ کرے۔ تو اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

سوال: وضو کے وقت اعضاء کی صفائی کا کیا حکم ہے؟

جواب: ابوہریرہ کی روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی وضو کرے تو اسے چاہیے کہ اپنی ناک میں پانی پھیرے اور صاف کرے اور جو شخص پتھروں سے استنجاء کرے اسے چاہیے کہ طاق عدد سے استنجاء کرے اور جب تم میں سے کوئی سو کر اٹھے، تو وضو کے پانی میں ہاتھ ڈالنے سے پہلے اسے دھو لے۔

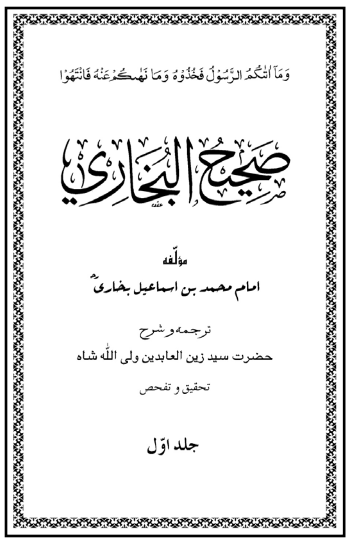

کیونکہ تم میں سے کوئی نہیں جانتا کہ رات کو اس کا ہاتھ کہاں رہا ہے۔

سوال: وضو کے وقت پاؤں دھونے کے بارے میں کیا نصیحت ہے؟

جواب: عبد اللہ بن عمرو سے مروی ہے کہ ایک دفعہ رسول اللہؐ ایک سفر میں ہم سے پیچھے رہ گئے۔ آپؐ جب ہمارے پاس پہنچے تو عصر کا وقت آ پہنچا تھا۔ ہم وضو کرنے لگے اور ہم پاؤں پر مسح کرنے لگے۔ آپؐ نے فرمایا ایڑیوں کے لیے آگ کا عذاب ہے دو مرتبہ یا تین مرتبہ فرمایا۔ اور ابوہریرہؓ نے لوگوں کو کہا اچھی طرح وضو کرو کیونکہ ابوالقاسمؐ نے فرمایا خشک ایڑیوں کے لیے آگ کا عذاب ہے۔ امام ابن سیرین وضو کرتے وقت انگوٹھی کے نیچے کی جگہ بھی دھویا کرتے تھے۔

سوال: عبد اللہ بن عمرؓ نے ابنِ جریج کو یمانی ارکان چھونے اور احرام 8/ ذی الحجہ کو باندھنے کے بارے میں کیا وضاحت بیان فرمائی؟

جواب: عبد اللہ بن عمرؓ نے فرمایا کہ ارکان کو تو میں اس لئے نہیں چھوتا کہ میں نے رسول اللہؐ کو یمانی رکنوں کے علاوہ کسی اور رکن کو چھوتے ہوئے نہیں دیکھا اور رہے جوتے، تو میں نے رسول اللہؐ کو ایسے جوتے پہنے ہوئے دیکھا کہ جن کے چمڑے پر بال نہیں تھے اور آپ انہیں کو پہنے پہنے وضو فرمایا کرتے تھے، تو میں بھی انہی کو پہننا پسند کرتا ہوں اور زرد رنگ کی بات یہ ہے کہ میں نے رسول اللہؐ کو زرد رنگ رنگتے ہوئے دیکھا ہے۔ تو میں بھی اسی رنگ سے رنگنا پسند کرتا ہوں اور احرام باندھنے کا معاملہ یہ ہے کہ میں نے رسول اللہؐ کو اس وقت تک احرام باندھتے ہوئے نہیں دیکھا جب تک آپ کی اونٹنی آپ کو لے کر نہ چل پڑتی۔

سوال: حضورؐ اپنے امور کس طرح بجا لاتے تھے؟

جواب: ام المؤمنین عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہؐ جوتا پہننے، کنگھی کرنے، وضو کرنے اور اپنے ہر کام میں داہنی طرف سے ابتداء کرنے کو پسند فرمایا کرتے تھے۔

سوال: نماز کے وقت پانی نہ ملے تو کیا حکم ہے؟

جواب: ام المؤمنین عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ سفر میں صبح ہو گئی، پانی تلاش کیا گیا مگر نہیں ملا۔ تو آیت تیمم نازل ہوئی۔

سوال: ایک سفر میں وضو کے لئے پانی نہ ملنے اور ایک ہی برتن میں موجود پانی سے بہت سے لوگوں کا وضو کر لینے کا واقعہ کیا ہے؟

جواب: انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہؐ کو دیکھا کہ نماز عصر کا وقت آ گیا، لوگوں نے پانی تلاش کیا، جب انہیں پانی نہ ملا، تو رسول اللہؐ کے پاس ایک برتن میں وضو کے لیے پانی لایا گیا۔ رسول اللہؐ نے اس میں اپنا ہاتھ ڈال دیا اور لوگوں کو حکم دیا کہ اسی برتن سے وضو کریں۔ انسؓ کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا آپ کی انگلیوں کے نیچے سے پانی چشمے کی طرح ابل رہا تھا۔ یہاں تک کہ قافلے کے آخری آدمی نے بھی وضو کر لیا۔ یہ حضورؐ کا اقتداری معجزہ ہے۔

ٹرانسکرپشن و کمپوزنگ۔ ابو اثمار اٹھوال

This Week with Huzoor

23/ستمبر 2022ء

گزشتہ اتوار لجنہ اماء اللہ اور مجلس انصار اللہ یو کے کے نیشنل اجتماعات آلٹن میں منعقد ہوئے جن کا اختتام حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ایمان افروز خطابات کے ساتھ ہوا۔

وباء کے بعد پہلی مرتبہ ان دونوں ذیلی تنظیموں کے تین روزہ اجتماعات یو کے میں منعقد ہوئے۔حضور انور پہلے لجنہ اماء اللہ کے اجتماع میں رونق افروز ہوئے جہاں تلاوت کے بعد حضور انور نے لجنہ اماء اللہ سے عہد لیا۔ اس کے بعد نظم پیش کی گئی۔

عہد اور نظم کے بعد صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ نے رپورٹ پیش کی، بعد ازاں اجتماع کی جھلکیاں دکھائی گئیں۔جھلکیوں کے بعد حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے خطاب فرمایا۔

لجنہ سے خطاب سے چند نکات

خطاب میں حضور انور نے لجنہ اماء اللہ کی ذمہ داریوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ”لجنہ اماء اللہ کی ممبرات کو ہمیشہ اپنی ذیلی تنظیم کے مقاصد پر غور وفکر کرنا چاہیے اور یہ کہ لجنہ اماء اللہ کا رکن ہونے کا کیا مطلب ہے۔جب حضرت مصلح موعودؓ نے لجنہ اماء اللہ کو قائم فرمایا تو آپ نے بڑے غور و فکر کے بعد اس کا نام رکھا۔ لجنہ اماء اللہ کے لفظی معنی خدا تعالیٰ کی جماعت کی خادمات ہیں چنانچہ جب آپ اللہ تعالیٰ کی خادمات کی جماعت میں داخل ہیں اور دین کی خادمات ہونے کا عہد کیا ہے تو آپ کیلئے اپنی ذمہ داریوں سے آگاہ ہونا ضروری ہے۔سب سے پہلی اور بنیادی بات یہ ہے کہ سب ممبرات کو اپنے دین کی حفاظت کی طرف پوری توجہ دینی چاہیے۔انہیں کوشش کرنی چاہیے کہ اُس روحانی سطح اور بلندی تک پہنچیں جس کی ایک حقیقی مومنہ سے توقع کی جاتی ہے۔قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ اس وقت کے عرب،ان پڑھ ،بادیہ نشینوں سے مخاطب ہوتے ہوئے فرماتا ہے کہ قُلۡ لَّمۡ تُؤۡمِنُوۡا وَلٰکِنۡ قُوۡلُوۡۤا اَسۡلَمۡنَا۔ یعنی تُو کہہ دے کہ تم ایمان نہیں لائے لیکن صرف اتنا کہا کرو کہ ہم مسلمان ہو چکے ہیں۔ یہاں اللہ تعالیٰ حکم دیتا ہے کہ ان دیہاتی لوگوں کو یہ کہنا چاہیے کہ انہوں نے اسلام قبول کیا ہے اور مسلمان بن گئے ہیں تاہم ان کو یہ دعویٰ نہیں کرنا چاہیے کہ وہ ایمان لے آئے ہیں یا ان کو حقیقی ایمان حاصل ہوگیا ہے۔ اس لئے کہ ایمان کا وہ معیار جس کا مخلص مؤمن سے تقاضا کیا جاتا ہے محض قبول اسلام سے کہیں زیادہ ہے۔ ہر کلمہ گو یہ کہہ سکتا ہے کہ وہ مسلمان ہے تاہم ہر ایک یہ نہیں کہہ سکتا ہے کہ وہ مومن بھی ہے یا اس نے حقیقی ایمان پا لیا۔اس بات کا دعویٰ کہ اللہ تعالیٰ واحد اور قادر خدا ہے۔محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پیغمبر اور اسلام دین کامل ہے،یہ تو صرف ایمان کا سب سے بنیادی درجہ ہے۔ کامل ایمان اختیار کرنا انتہائی اعلیٰ ایمان اور فہم و ادراک کا تقاضا کرتی ہے۔ انسان اس درجہ تک نہیں پہنچ سکتا جب تک وہ اللہ تعالیٰ کے تمام احکامات پر عمل کرنے والا نہ بنے۔ اس لیے سب سے پہلی بات جو ہر احمدی کو یاد رکھنی چاہیے یہ ہے کہ انہیں پوری کوشش کرنی چاہیے کہ وہ اپنے ایمان وایقان میں کامل بنیں۔موجودہ معاشرہ اخلاقیات سے بے بہرا اور روحانی طور پر پست ہے کیونکہ مین سٹریم میڈیا یا اور سوشل میڈیا کے منفی اثرات لوگوں کو مذہب اور خدا تعالیٰ پر ایمان رکھنے سے دور لے جا رہے ہیں یہاں تک کہ بہت ہی چھوٹے بچوں کو سکولز میں غیر مناسب اور غیر اخلاقی باتیں سکھائی جا رہی ہیں جسے وہ ابھی سمجھنے کے قابل نہیں۔اس کے نتیجہ میں بچوں کو بہت چھوٹی عمر میں سکولز اور معاشرے کی طرف سے دنیاوی سوچ کے ساتھ ڈھالا جا رہا ہے جو روحانی اقدار اور تعلیمات سے دور لے جانے والی ہیں۔ایسی صورت حال میں والدین پر بہت بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ اپنے بچوں کی اخلاقی تربیت کریں اور اسے یقینی بنائیں۔آج کل تو بچوں کے کارٹونز یا کمپیوٹر گیمز میں بھی بعض ایسی کہانیاں یا کریکٹرز ہوتے ہیں جو بالکل غیر مناسب ہوتے ہیں اور جو بچوں کی معصومیت چھین لیتے ہیں۔بچوں کو خود بھی محتاط ہونا چاہیے کہ وہ کون سے کارٹونز دیکھ رہے ہیں اور والدین کو تو بہر حال بچوں کی نگرانی کرنی چاہیے جب وہ کارٹونز دیکھ رہے ہوں۔ایسی چیزوں کو دیکھنے کے دیر پا نتائج بہت ہی خطرناک ہیں اور یہ ہماری اگلی نسلوں کو مذہب اور اخلاقی اقدار سے با آسانی بہت دور لے کر جا سکتے ہیں۔پس والدین کو چاہیے کہ اس بات پر نظر رکھیں کہ ان کے بچے کون کون سی نئی چیزوں سے متعارف ہو رہے ہیں اور بیرونی اثرات سے متاثر نہ ہونے کے لئے احمدی والدین کو اپنے گھروں میں ایک خالص اسلامی ماحول قائم کرنا چاہیے جس میں اللہ کے احکامات پر عمل ہو رہا ہو اور جس میں اعلیٰ اخلاقی نمونوں کا مظاہرہ ہو رہا ہو۔یاد رکھیں کہ بچے بہت عقلمند ہوتے ہیں اور نہایت ہی عمیق نظر سے دیکھتے ہیں اس لیے آپ کے اقوال و افعال اور کردار میں کوئی تضاد نہیں ہونا چاہیے یقیناً اگر احمدی والدین اپنے اندر اسلامی تعلیمات پر عمل کرنے کی عادت پیدا کرنے سے قاصر رہے تو پھر ان کے بچے بھی بڑے ہو کر دنیا داری اور آج کل کے معاشرے میں بے دینی سے بہت متاثر ہوں گے۔لہٰذا احمدی والدین کیلئے نہایت ضروری ہے کہ وہ بڑے احتیاط کے ساتھ اپنے آپ میں بہتری لانے کی کوشش کریں تا کہ وہ اپنے بچوں کی صحیح تربیت اور رہنمائی کرسکیں۔روزانہ اپنے بچوں سے بات چیت کریں اور ان کو وہ چیزیں بتائیں جن کے ذریعہ سے وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے قریب ہو جائیں۔جیسا کہ کئی دفعہ پہلے بھی کہہ چکا ہوں کہ احمدی والدین کو شروع سے ہی اپنے بچوں کے ساتھ ایک حقیقی دوستی اور باہمی اعتماد کا تعلق پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔گو ہے تو یہ والدین کی،دونوں کی ذمہ داری ہے لیکن احمدی ماؤں پر خصوصی طور یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ اپنے بچوں سے ایک محبت اور قریبی تعلق پیدا کریں اور ان کے اندر دینی اقدار قائم کریں۔آپ کو اپنے بچوں کا حوصلہ بڑھانا چاہیے تا کہ وہ آپ سے کھل کر اور بغیر کسی جھجک کے بات کرسکیں۔بچے فطرتاً متجسس ہوتے ہیں اور ماؤں کی ذمہ داری ہے کہ ان کے سوالوں کے جوابات دیں۔اگر ماں کو اس کا جواب نہ آئے تو اسے چاہئے کہ اس کا جواب تلاش کرے بجائے اس کے کہ اسے بلا جواب چھوڑ دیا جائے۔اس سلسلہ میں احمدی لڑکیوں اور خواتین کو اپنے دینی علم کو بڑھانے کی کوشش کرنی چاہئے اور عصر حاضرہ کے مسائل سے واقفیت ہونی چاہیے۔اگر آپ اپنا علم بڑھائیں گی تو اس کے ذریعہ سے آپ کے دین میں بھی ترقی ہوگی۔اپنے بچوں میں دین کیلئے دلچسپی پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ان کو بتائیں کہ دین کی کیا ضرورت ہے اور کیوں اس کو تمام امور پر ترجیح دی جاتی ہے۔ اپنے بچوں کی اخلاقی اور روحانی تربیت کو یقینی بنانا ایک بہت بڑی ذمہ داری ہے اور ان احمدیوں کیلئے ایک بڑا چیلنج ہے جن کے بچے اس معاشرہ میں پروان چڑھ رہے ہیں اور اس کوشش کی انجام دہی میں ماؤں کا بنیادی کردار ہے۔آخر میں دوبارہ اس بات کا اعادہ کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔”صرف وہ جو اسے یاد کرتے ہیں اور اپنے دین کو ترجیح دیتے ہیں کامیاب ہوتے ہیں“۔پس اپنی نمازوں کو اہتمام کے ساتھ ادا کریں اور ہر لفظ پر غور کریں بجائے اس کے کہ (بغیر سمجھے) محض نماز کی حرکات وسکنات کو ادا کریں یا ہونٹ ہلا کر اس کے الفاظ پڑھ دیں۔ایک مخلص خاتون کی دعائیں ایک بے حساب سرمایہ ہے اور اس لحاظ سے ہمیشہ اپنے لئے،اپنے بچوں کیلئے،اپنے خاوند کیلئے،اپنے معاشرہ کیلئے

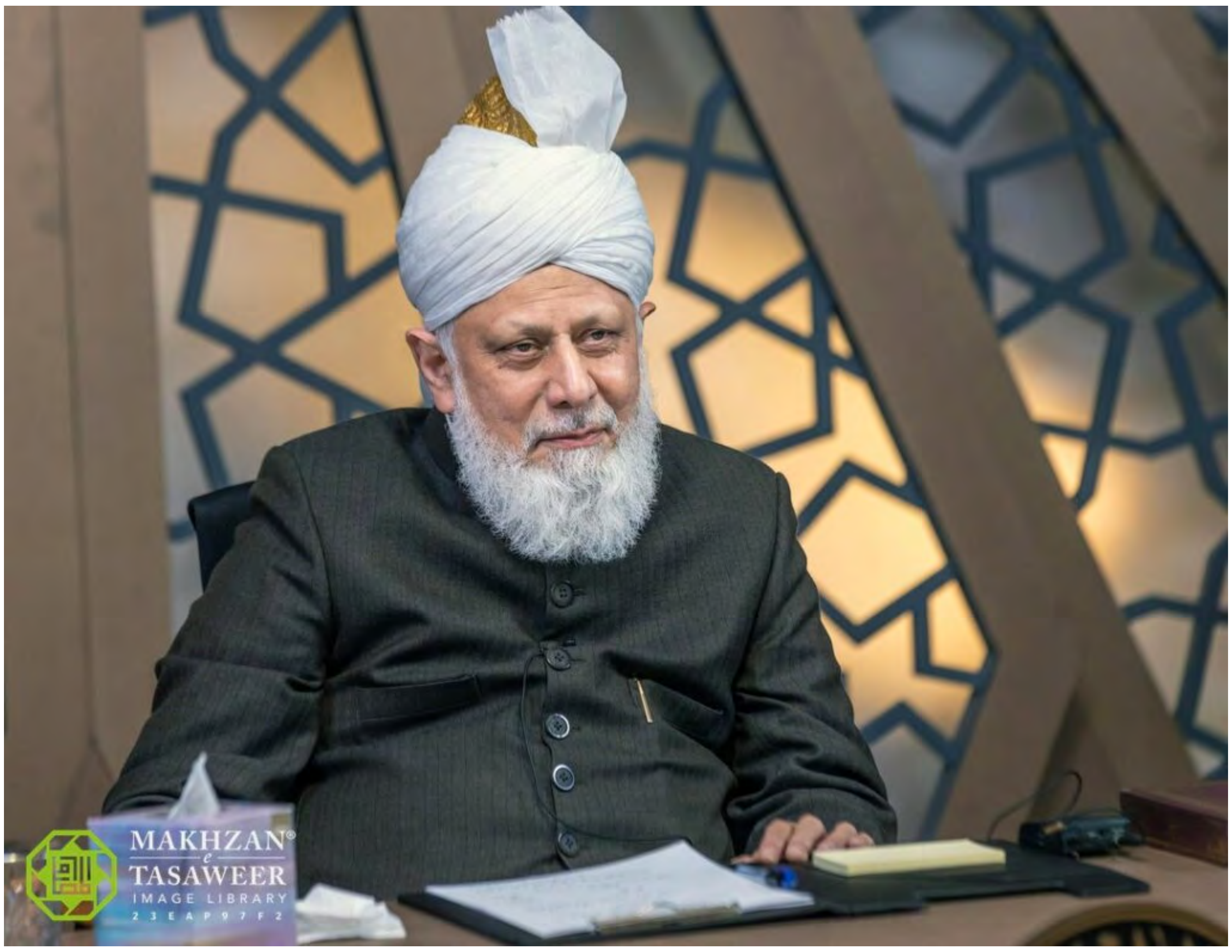

اور اپنی جماعت کیلئے دعائیں کریں۔ ہمیشہ اس بات کو ذہن میں رکھیں اور دعا کریں کہ آپ خدا تعالیٰ کے سامنے جھکے رہیں جو آپ کا خالق ہے اور صرف وہی ہے جو آپ کی پریشانیاں اور مشکلات دور کرسکتا ہے صرف وہی ہے جو آپ کو اسلام قبول کرنے کے بنیادی معیار سے بلند کر کے ایک حقیقی مومن جو ایمان میں مضبوط ہو کے معیار تک لے جاسکتا ہے، صرف وہی ہے جس کے رحم وکرم سے آپ کے بچے اپنے ایمان سے اور دین سے جڑے رہ سکتے ہیں۔ وہی ہے جو آپ کے خاوندوں کو غلط کاموں سے روک سکتا ہے اور ان کی صحیح راستے کی طرف رہنمائی کرسکتا ہے۔ اگر احمدی خواتین اپنی ذمہ داریاں اور مقاصد کو پورا کریں گی تو وہ اپنے گھروں، اپنے شہروں اپنے ملکوں اور پوری دنیا میں ایک بڑا اخلاقی اور روحانی انقلاب لاسکتی ہیں اور لائیں گی۔ ان شاء اللہ۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے کہ آپ ان میں سے ہوں جو ایسے روحانی انقلاب کو ظہور میں لائیں اور اللہ کرے کہ آنے والی نسلیں یہ کہیں کہ اس دور کی احمدی ماؤں اور بچیوں نے ہمیں بچانے اور حقیقی روحانی نجات کی راہ پر ثابت قدم رہنے میں ایک غیر معمولی کردار ادا کیا ہے۔ اللہ کرے ایسا ہی ہو۔ اللہ تعالیٰ لجنہ اماء اللہ پر ہر لحاظ سے اپنا فضل فرماتا رہے۔ آمین۔

انصار اللہ کے اجتماع میں شمولیت اور خطاب

لجنہ اماء اللہ کے اختتامی اجلاس اور کچھ وقفے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے انصار اللہ کے اجتماع کے اختتامی اجلاس میں رونق افروز ہوئے جو اسی مقام پر منعقد ہوا۔ تلاوت اور ترجمے کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے شاملینِ مجلس انصار اللہ سے عہد لیا۔ نظم اور اجتماع کی رپورٹ کے بعد حضور انور نے اس سال کی مجلس انصار اللہ کی بہترین مجلس کو علم انعامی عطا فرمایا۔

بعد ازاں دورانِ سال بہترین مجالس کا اعلان یوں کیا گیا۔ ''اس سال علم انعامی حاصل کرنے والی مجالس جن کو پہلے سے انعام دیئے جاچکے ہیں ان میں Birmingham West نے تیسری پوزیشن حاصل کی ہے۔ مجلس ''بیت الفتوح'' نے دوسری پوزیشن حاصل کی ہے۔ اب خاکسار حضور انور کی خدمت میں عاجزانہ درخواست کرتا ہے کہ اس سال کی بہترین مجلس کو علم انعامی عطا فرمائیں جو کہ ''ہارٹلے پول'' کی مجلس ہے۔ اس مجلس کو یہ شرف حاصل ہے کہ یہ پچھلے تین سال سے بہترین مجلس قرار پائی ہے۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔

ابھی کچھ دیر پہلے میں نے لجنہ سے خطاب کیا تھا اور انہیں بعض باتوں کی طرف توجہ دلائی تھی۔ یہ باتیں صرف عورتوں کے لیے نہیں ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں جس جس جگہ ان باتوں کی طرف توجہ دلائی ہے وہاں مردوں اور عورتوں دونوں کو مخاطب کر کے یہ نیکیاں اپنانے اور ان کی طرف توجہ کرنے کا فرمایا ہے۔ ہاں میں نے بعض مثالیں عورتوں کو سامنے رکھتے ہوئے دی ہیں ان کے ماحول کے مطابق لیکن اکثر مثالیں دونوں مردوں اور عورتوں پر لاگو ہوتی ہیں مثلاً سچائی کے اعلیٰ معیار یا عبادتوں کی طرف توجہ ہے تو مردوں کو بھی یہی معیار قائم کرنے کی ضرورت ہے تا کہ جہاں اپنی دنیا و عاقبت سنوارنے والے بنیں وہاں اپنی اولاد کی تربیت کے لیے بھی نمونہ بن کر ان کی بھی دنیا و عاقبت سنوارنے کا ذریعہ بنیں۔ بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ نصائح کا مخاطب اپنے آپ کو نہیں سمجھتے اور دوسرے کے بارے میں سمجھ کر پھر کہہ دیتے ہیں کہ دیکھا! خلیفۂ وقت نے فلاں جماعت کو یا جماعت کے فلاں طبقہ کو کس طرح سختی سے کہا ہے اور ایسے لوگ تو آگے سے یہ بھی کہہ دیتے ہیں کہ یہ لوگ تو ہیں ہی ایسے۔ ان کی اصلاح ہونی چاہیے تھی۔ یہ لوگ اپنے گریبان میں نہیں جھانکتے۔ حالانکہ چاہیے تو یہ کہ ہر ایک اپنے آپ کو اس کا مخاطب سمجھے اور اپنے گریبان میں جھانک کر دیکھے اپنے آپ کو دیکھے کہ میں کیسا ہوں اور یہ دیکھنا چاہیے کہ جو باتیں دوسروں کو کہی جارہی ہیں خواہ کسی بھی طبقہ کو خلیفۂ وقت مخاطب ہے، تو وہ اسلامی تعلیم کے مطابق بعض امور کی طرف توجہ دلا رہا ہے اور ہم اپنا جائزہ لیں کہ کیا ہم اس معیار پر پورا اتر رہے ہیں جو مختلف نیکیوں کے قائم کرنے اور انہیں اپنی زندگیوں کا حصہ بنانے کے معیار ہیں؟ جب یہ بات سمجھ آجائے کہ خلیفۂ وقت کسی بھی ملک کے احمدیوں کو بعض امور کی طرف توجہ دلا رہا ہے یا جماعت کے کسی بھی طبقہ کو مختلف نیکی کی باتوں کی طرف توجہ دلا رہا ہے تو ہم بھی بحیثیت احمدی اپنا جائزہ لیں کہ کیا ہم میں یہ نیکیاں موجود ہیں جن کی طرف توجہ دلائی جارہی ہے یا ہم میں یہ کمزوریاں تو نہیں ہیں جن کے چھوڑنے کی طرف توجہ دلائی جارہی ہے۔؟ پس اب جبکہ ٹی وی کے ذریعے تمام دنیا رابطوں کے لحاظ سے ایک ہوگئی ہے۔ ہر احمدی ہر بات کا جو خلیفۂ وقت کی طرف سے جماعت کی بہتری کے لیے کہی جارہی ہے مخاطب سمجھے اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کرے تو ایک انقلاب ہے جو ہم اپنی حالتوں میں لاسکتے ہیں۔ پس پہلی بات تو یہ ہے کہ جو باتیں میں نے لجنہ میں کی ہیں ان کا انصار اپنے آپ کو بھی مخاطب سمجھیں اور جب مرد اور عورت ایک ہو کر نیکیوں کے اختیار کرنے اور بدیوں کے ترک کرنے کیلئے کوشش کریں گے تو پھر ایک انقلاب ہوگا جو ہم اپنے گھروں میں بھی لاسکیں گے، اپنی حالتوں میں بھی لاسکیں گے، اپنے بچوں میں بھی لاسکیں گے اور اپنے معاشرہ میں بھی لاسکیں گے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے ایک موقع پر یہ نصیحت فرمائی کہ ''ہماری جماعت کے لیے خاص کر تقویٰ کی ضرورت ہے خصوصاً اس خیال سے بھی کہ وہ ایک ایسے شخص سے تعلق رکھتے ہیں اور اس کے سلسلہ بیعت میں شامل ہیں جس کا دعویٰ ماموریت کا ہے تا وہ لوگ جو کسی قسم کے بغضوں، کینوں یا شرکوں میں مبتلا تھے یا کیسے ہی رُو بدنیا تھے ان تمام آفات سے نجات پاویں''۔ پس اگر ہمارا نعرہ ''نحن انصار اللہ'' کا ہے تو اپنے نفس کو پہلے پاک صاف کرنا ہوگا تا کہ پھر اس مسیح موعود کے مددگار بن کر دنیا کو برائیوں اور شرک سے پاک کریں اور خدائے واحد کے نور سے دلوں کو منور کریں جس کو اللہ تعالیٰ نے اس مقصد کے لیے مبعوث فرمایا ہے۔ لیکن اگر ہمارے اپنے ہی دل دنیا کی گندگیوں اور غلاظتوں اور لالچوں میں پڑے ہوئے ہیں تو پھر ہم دنیا کی کس طرح اصلاح کرسکتے ہیں؟ پس اصل کام اب مامور زمانہ کے ساتھ جڑ کر انصار اللہ کا یہ ہے کہ دنیا کو خدائے واحد کے آگے جھکانا اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے لانا۔ پس اس کیلئے خود ہمیں اپنے اندر جھانکنا ہوگا کہ ہم کس قسم کے انصار اللہ ہیں؟ اپنے اندرونی جائزے لینے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں: ''میری جماعت سمجھ لے کہ وہ میرے پاس آئے ہیں۔ اس لیے کہ تخم ریزی کی جائے جس سے وہ پھلدار درخت ہو جائیں''۔ پس ہر ایک اپنے اندر غور کرے کہ اس کا اندرونہ کیسا ہے اور اس کی باطنی حالت کیسی ہے؟ فرمایا ''اگر ہماری جماعت خدانخواستہ ایسی ہے کہ اس کی زبان پر کچھ ہے اور دل میں کچھ ہے تو پھر خاتمہ بالخیر نہ ہوگا۔'' اس عمر کو پہنچ کر خاتمہ بالخیر کی بھی فکر ہوتی ہے۔ فرمایا ''اگر زبان پر کچھ ہے اور دل میں کچھ ہے تو خاتمہ بالخیر نہ ہوگا فرمایا کہ ''اللہ تعالیٰ جب دیکھتا ہے کہ ایک جماعت جو دل سے خالی ہے اور زبانی دعوے کرتی ہے، وہ غنی ہے وہ پرواہ نہیں کرتا''۔ پس ہم حقیقی انصار اس وقت بن سکتے ہیں جب عمدہ بنیں اور عمدہ بیج بننے کے لیے اللہ تعالیٰ اور آنحضرت ﷺ کے حکموں پر چلنا اور زمانے کا امام اور مامور کی کامل پیروی اور اطاعت کرنا ضروری ہے اور جب یہ ہوگا تو پھر ہم اس بیج کے وہ پھل دار درخت ہوں گے جو دنیا کو نیکیوں کے پھل کھلانے والے ہوں گے۔ ہمارے قول و فعل کا ایک ہونا جہاں ہمیں اللہ تعالیٰ کا قرب دلانے والا ہوگا، وہاں ہماری نسل کی اصلاح کا بھی ذریعہ ہوگا اور ہمیں یہ تسلی ہوگی کہ ہم اپنی نسلوں میں بھی تقویٰ اور نیکی کی جڑ لگا کر جارہے ہیں۔ وہ پیوند لگا کر جارہے ہیں جس سے اگلی نسل بھی خدا تعالیٰ کے ساتھ جڑ کر وہ پھلدار درخت بنیں گے جن پر نیکیوں کے پھل لگتے ہیں۔ حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا ''یہ نہ سمجھو کہ اللہ تعالیٰ کمزور ہے۔ وہ بڑا طاقتور ہے جب اس پر کسی امر پر بھروسہ کروگے تو وہ ضرور تمہاری مدد کرے گا۔ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ اور جو اللہ تعالیٰ پر توکل کرے تو وہ اس کے لیے کافی ہے۔ پس اللہ تعالیٰ پر توکّل ضروری ہے اور یہ توکل بغیر تقویٰ کے پیدا نہیں ہوسکتا''۔ یہ زبانی جمع خرچ نہیں ہیں کہ منہ سے کہہ دیا کہ ہم اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہیں بلکہ تقویٰ کے اعلیٰ معیاروں کو حاصل کرنے کی ضرورت ہے، اپنی عبادتوں کے معیار بلند کرنے کی ضرورت ہے، اپنے اخلاق اعلیٰ سطح پر لے جانے کی ضرورت ہے، دوسروں کے حقوق ادا کرنے کی طرف توجہ کرنے کی ضرورت ہے۔ دین کو دنیا پر مقدم کرنے کی ضرورت ہے۔ پس اگر حقیقت میں ہم اپنی حالتوں میں ایسی تبدیلی پیدا کرلیں کہ دین دنیا پر مقدم ہو جائے تو یہی حقیقی تقویٰ ہے اور یہی وہ مقام ہے جب اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے لیے کافی ہو جاتا ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

''جو لوگ ان آیات کے پہلے مخاطب تھے وہ اہل دین تھے۔ ان کی ساری فکریں محض دینی امور کے لیے تھیں اور دنیاوی امور حوالہ بخدا تھے اس لیے اللہ تعالیٰ نے ان کو تسلی دی کہ میں تمہارے ساتھ ہوں۔ اللہ تعالیٰ متقی کے راستوں کی ساری روکیں دور فرمادیتا ہے، جو اس کے دین کے کام میں حارج ہوں''۔ پس (اگر) دنیاوی کاموں کی پرواہ نہ کرتے ہوئے ہم نمازوں کی وقت پر ادائیگی کررہے ہیں اور اسی طرح دوسرے دنیاوی کاموں کی پرواہ نہ کرتے ہوئے جماعتی کاموں اور دین کے کاموں کو ترجیح دے رہے ہیں تو وہ سب طاقتوں کا مالک خدا فرماتا ہے ''میں تمہارے ساتھ ہوں، تمہاری فکروں کو دور کروں گا''

پس انسان نے خدا تعالیٰ کی کیا مدد کرنی ہے؟ اللہ تعالیٰ ہی ہے جو ہمیں دین کی خدمت کا موقع دیتا ہے، ہماری نیکیوں کے ہمیں اجر دیتا ہے، ہماری ضروریات پوری فرماتا ہے اور پھر ان تمام نوازشوں کے بعد ہمیں اپنے دین کے مددگاروں میں شامل فرماتا ہے۔ کتنا مہربان ہے ہمارا خدا، کس قدر دیالو ہے ہمارا خدا، اس کا ہم کبھی احاطہ ہی نہیں کرسکتے۔ پس ہمیں چاہیے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے حقیقی شکر گزار بندے بنتے ہوئے اس کے حکموں پر چلتے ہوئے، تقویٰ کی راہوں پر قدم مارتے ہوئے اپنی زندگیاں گزارنے والے بنیں اور یہی ہمارے حقیقی انصار ہونے کی روح ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

رپورٹ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر اسلام آباد برطانیہ

سیّدنا امیر المؤمنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ امریکہ 2022ء

14/ اکتوبر 2022ء بروز جمعہ

اراکین مجلس عاملہ انصار اللہ امریکہ کی حضور انور سے ملاقات

قسط 19۔ حصہ دوم

نیشنل مجلس عاملہ انصار اللہ امریکہ کی میٹنگ

سات بجے نیشنل مجلس عاملہ انصار اللہ امریکہ کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کے ساتھ میٹنگ کا آغاز فرمایا۔

موبائل ایپ کا تعارف

میٹنگ کے آغاز میں انصار اللہ نے ایک موبائل ایپ کا تعارف پیش کیا۔ جس کے ذریعہ انصار ممبران اپنی رفتار کے مطابق قرآن کریم سیکھ سکتے ہیں۔ انصار اللہ کے ساتھ دیگر فیملی ممبران بھی اس سے استفادہ کرسکتے ہیں۔ مختلف سوال و جواب بھی دیئے گئے ہیں، جن کے ذریعہ لوگ قرآن کریم کے بارے میں اپنا فہم بڑھا سکتے ہیں۔

صدر صاحب انصار اللہ نے عرض کیا کہ ہمارا ٹارگٹ ہے کہ اس میں ایک ہزار سوالات شامل کرلئے جائیں۔ اب تک اس میں ساڑھے سات سو سوالات ہیں۔ ان سوالات کے تحت دیگر تفاسیر کے مختلف ریفرنسز بھی دیئے گئے ہیں۔ ہماری ریسرچ ٹیم اس حوالہ سے کام کر رہی ہے۔

اس موبائل ایپ کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ انصار ممبران اپنے بچوں کو قرآن کریم کی طرف توجہ دلائیں۔ مقابلہ کی روح قائم کرنے کے لئے ایک leader board بھی قائم کیا گیا ہے، جس میں مختلف فیملی ممبران اور دوست وغیرہ شامل کئے جاسکتے ہیں۔ جس قدر کوئی سوالات کے جواب دے گا، اس کا نام leader board پر اتنا ہی اوپر جائے گا۔ اسی طرح جس کے نمبر زیادہ ہوں گے اسے Badges بھی ملیں گے۔ یہ موبائل ایپ الاسلام پر بھی موجود قرآن کریم کے سرچ انجن سے منسلک ہے۔

بعد ازاں اس موبائل ایپ کا demo پیش کیا گیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ بچے تو بہت ذہین ہوتے ہیں، ذہن میں بہت سے سوالات پیدا ہوتے رہتے ہیں، اگر ان کے ذہن میں پیدا ہونے والا سوال اس پر موجود نہ ہوا تو انہوں نے کہنا ہے کہ اس کا جواب ہی نہیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ اس پر فیڈ بیک حاصل کریں اور مزید موصول ہونے والے سوالات کو شامل کرتے رہیں۔

اس حوالے سے عرض کیا گیا کہ آئندہ اس موبائل ایپ میں یہ بھی ایک سہولت ڈال دی جائے گی کہ اس پر سوال پوچھے جاسکیں گے۔ ان شاء اللہ

موبائل گیم کا تعارف

اس کے بعد انصار اللہ کی طرف سے ایک موبائل گیم ایپ کا تعارف پیش کیا گیا۔ اس موبائل ایپ کا نام Tobaa Game رکھا گیا ہے۔ اس میں فیملی اور بچوں کے لئے دلچسپ انداز میں اسلامی اصطلاحات استعمال کر کے انہیں عام کیا جائے گا۔ یہ ایک لفظ تلاش کرنے والی گیم ہے۔ ایک ٹیم اس پر کوئی لفظ ذہن میں لا کر پیش کرے گی اور دوسری ٹیم اس لفظ کو تلاش کریں گے۔ اس حوالہ سے بعض اشارے بھی دیں گے۔ مثلاً صلوٰۃ، زکوٰۃ، نبوت، کسی مذہب کا نام، کسی نبی کا نام وغیرہ۔ کوئی بھی نام سوچا جاسکتا ہے اور اس لفظ کو دیکھے بغیر اس تک پہنچنا ہے۔ اس میں timer بھی ہے۔

اس موبائل گیم کا اصل مقصد یہ ہے کہ انصار اپنے گھروں میں دیگر فیملی ممبران سے مل کر یہ گیم کھیلیں تاکہ اچھے اور دلچسپ انداز میں بچوں کو اسلامی اصطلاحات سمجھ آجائیں۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو اس موبائل گیم کا demo پیش کیا گیا۔ اس demo میں پہلی ٹیم نے لفظ ''اسلام''، سلیکٹ کیا تھا۔ دوسری ٹیم نے مختلف سوالات کر کے اس تک پہنچنا ہے۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں مجلس انصار اللہ کے رسالہ ''النحل''، کا سالانہ شمارہ پیش کیا گیا جس میں تمام سال کی مساعی کو تصویری شکل میں پیش کیا گیا تھا۔

نائب صدر صف اوّل کو ہدایات

اس پریذنٹیشن کے بعد نائب صدر صف اول نے اپنا تعارف پیش کیا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آپ کسی خاص شعبہ کی نگرانی کرتے ہیں۔

اس پر نائب صدر صف اول نے عرض کیا کہ میرے سپرد تمام ناظمین اعلیٰ اور زعماء کی جانب سے موصول ہونے والی رپورٹس کو چیک کرنا اور ان پر تبصرے بھجوانا بھی خاکسار کے ذمہ ہے۔

نائب صدر صف دوم کو ہدایات

اس کے بعد نائب صدر صف دوم سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ آپ کے صف دوم کے کتنے انصار ہیں۔ اس پر موصوف نے عرض کیا کہ 2 ہزار 294 انصار ہیں، جو کہ کل انصار کا 55 فیصد بنتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس کا مطلب ہے کہ نوجوان انصار زیادہ ہیں۔ پھر آپ کی مجلس بہت فعال ہوگی۔

اس پر نائب صدر نے عرض کیا کہ اس کے باوجود تمام مقابلہ جات میں ہمارے صف اول کے انصار آگے ہیں۔

جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس کی وجہ دریافت فرمائی تو اس پر نائب صدر نے عرض کیا کہ ان کے پاس وقت زیادہ ہوتا ہے۔

حضور انور نے مسکراتے ہوئے فرمایا: آپ کا صف دوم کے انصار کے لئے کیا پلان ہے؟

نائب صدر برائے صف دوم نے عرض کیا کہ جو ہماری آخری ورچوئل میٹنگ ہوئی تھی، اس میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مختلف کھیلوں کے پروگرام رکھنے کا ارشاد فرمایا تھا۔ اس حوالہ سے ہم نے مختلف کھیلوں کے پروگرام رکھے ہیں۔ اس کے علاوہ ایک پروگرام 40+Fit کے نام سے رکھا گیا ہے۔ ہر ماہ اس حوالہ سے باقاعدہ پلان دیا جاتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔ آپ میں سے کتنے انصار سائیکلنگ کرتے ہیں۔

اس پر عرض کیا گیا کہ باقاعدہ سائیکلنگ کرنے والے 15 سے 20 فیصد سے کم ہوں گے لیکن باقاعدگی سے ورزش کرنے والوں کی تعداد 30 فیصد تک ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔ آپ کو سائیکلنگ کی طرف بھی توجہ دلانی چاہئے اور کراس کنٹری سائیکل ریس کے پروگرام رکھیں یا کم از کم سائیکل ٹور رکھیں، مثلاً یہاں سے ڈیلس تک کا سفر کرلیں۔ دو ہزار کلومیٹر ہوگا، کتنا سفر ہے؟

اس پر عرض کیا گیا کہ قریباً 13 سو کلومیٹر ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا۔ کوئی بات نہیں۔ ہوسکتا ہے۔ حضور انور نے دریافت فرمایا کہ یہاں سے Pittsburgh کتنا سفر ہوگا؟

عرض کیا گیا کہ Pittsburgh کا فاصلہ 300 میل سے کم ہوگا۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ٹھیک ہے۔ آغاز میں آپ یہاں سے Pittsburgh تک کا سفر کرلیں۔ اسی طرح مختلف ریجنز میں رکھیں، مثلاً Seattle سے دو سو میل کا کوئی مقام دیکھ لیں۔ اسی طرح لاس اینجلس سے۔ مختلف ریجنز میں پروگرام رکھے جاسکتے ہیں۔ آجکل یوکے کے انصار کا ایک گروپ یوکے سے ہالینڈ گیا ہوا ہے۔ وہ پانچ سو میل کا سفر کر رہے ہیں۔ تو یہ کوئی مشکل کام نہیں ہے، جو میں آپ کو دے رہا ہوں۔ گزشتہ ماہ یہ فرانس گئے تھے اور قریباً 350 میل گئے تھے۔ نائب صدر صف دوم کو فعال ہونا پڑے گا، فعال ہیں تو ایسے پروگرام آرگنائز کریں۔

ایک دوسرے نائب صدر صف اوّل کو ہدایات

بعد ازاں ایک دوسرے نائب صدر صف اول نے اپنا تعارف پیش کیا۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: کہ آپ کے سپرد کوئی خاص ذمہ داری کی گئی ہے؟

اس پر موصوف نے عرض کیا کہ خاکسار قائد ایثار کا انصار سکالر شپ پروگرام جو گزشتہ 13 سال سے جاری ہے، اس میں معاونت کر رہا ہے۔ اسی طرح صدر مجلس نے خاکسار کو ڈاکٹر یوسف لطیف سکالرشپ کا چیئرمین مقرر کیا ہے، جو کہ ہم نے اس سال ہی شروع کی ہے۔

حضور انور کے دریافت فرمانے پر کہ یہ سکالرشپ کس کو دیا جاتا ہے؟ موصوف نے عرض کیا کہ یہ کالج کے طلباء کے لئے ہے۔ یہاں لوکل امریکن (مقامی احمدی) طلباء کو دیا جاتا ہے۔

معاون صدر آئی ٹی

بعد ازاں معاون صدر برائے آئی ٹی نے اپنا تعارف پیش کیا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ کیا آپ انصار اللہ کے تمام پروگرام چلاتے ہیں۔

موصوف نے عرض کیا کہ وہ اکثر پروگرام چلانے میں معاونت کرتے ہیں۔ Tobaa Game شعبہ تعلیم کے تحت شروع کی گئی ہے۔

قائد تبلیغ کے پلان بارے استفسار

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے قائد تبلیغ سے

اس کے پلان کے حوالہ سے استفسار فرمایا۔اس پر قائد تبلیغ نے عرض کیا کہ ہماری توجہ اس بات پر مرکوز ہے کہ انصار باہر نکلیں اور گروپ میں تبلیغی پروگرام کریں۔

حضور انور نے فرمایا: کتنے آرگنائزڈ گروپ ہیں؟اور کتنا لٹریچر تقسیم کیا ہے؟ موصوف نے عرض کیا کہ مجالس سے ماہانہ رپورٹس حاصل کرتے ہیں۔لٹریچر کے لئے کوئی معین تعداد کا علم نہیں ہے لیکن ہم آئندہ سے یہ سوال بھی رپورٹ میں شامل کر لیں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ٹھیک ہے، لٹریچر، لیف لیٹس وغیرہ کی مختلف ریجنز میں تقسیم آرگنائز ہونی چاہئے۔اگر آپ کے منتظمین تبلیغ فعال ہوں تو وہ اپنے اپنے ریجنز میں آرگنائز کر سکتے ہیں۔

قائد مال اور ہدایات

بعد ازاں قائد مال سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سالانہ بجٹ کے حوالہ سے استفسار فرمایا۔قائد مال نے بتایا کہ سالانہ بجٹ 31 ملین یو ایس ڈالرز ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے استفسار پر قائد مال نے عرض کیا کہ ہمارے اکثر ممبران کمانے والے ہیں، لیکن اس حوالہ سے معین تعداد علم میں نہیں ہے۔انصار اللہ کی کل تعداد 4 ہزار 185 ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: صف دوم کے افراد 55فیصد ہیں اور صف اول میں بھی 80 فیصد کمانے والے انصار ہوں گے۔تو کل کمانے والے ساڑھے تین ہزار انصار ہونے چاہئیں۔

حضور انور نے قائد مال سے دریافت فرمایا کہ کیا وہ چندہ وصولی سے مطمئن ہیں؟اس پر قائد مال نے عرض کیا کہ اس میں بہتری کی گنجائش ہے۔گزشتہ سال چندہ ادا کرنے والوں کی تعداد اڑھائی ہزار کے قریب تھی۔

حضور انور نے فرمایا۔کیا آپ کو یہ تسلی ہے کہ آپ کے چندہ دہندگان، باقاعدہ شرح کے ساتھ چندہ ادا کر رہے ہیں؟

قائد مال نے عرض کیا کہ کچھ تعداد ایسی ہے، جو باشرح چندہ ادا نہیں کرتے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا۔یہ تعداد پچاس فیصد ہوگی؟ قائد مال کے عرض کرنے پر کہ اس کا تعین بہت مشکل ہے۔حضور انور نے فرمایا کہ کیوں مشکل ہے؟

اس پر موصوف نے عرض کیا کہ چونکہ ہمیں ان کی اصل انکم کا اندازہ نہیں ہے، اس لئے اس کا تعین مشکل ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جو انہوں نے اپنی انکم لکھوائی ہوئی ہے، اس کے مطابق پوچھ رہا ہوں۔جس طرح وہ سٹیٹمنٹ میں اپنی انکم بتاتے ہیں، تو اس کے مطابق ان پر اعتبار کریں۔

قائد تجنید کو ہدایات

بعد ازاں قائد تجنید سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تجنید کے حوالہ سے رپورٹ طلب فرمائی۔

موصوف نے عرض کیا انصار کی کل تعداد 4ہزار 185 ہے۔یہ جماعت کا آن لائن سسٹم ہے، جو ہم شیئر کرتے ہیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: جماعت کے AIMS ڈیٹا پر انحصار نہ کیا کریں۔اپنا ڈیٹا اکٹھا کریں۔

قائد تجنید نے عرض کیا کہ مجلس انصار اللہ کا اپنا ڈیٹا بیس ہے اور ہم اسے الگ سے maintain کرتے ہیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: اس ڈیٹا میں آپ کی اپنی الگ انفارمیشن ہے، جو آپ نے مجالس سے اکٹھی کی ہوئی ہے؟

اس پر قائد تجنید نے عرض کیا کہ تمام مجالس کو ہمارے سسٹم تک رسائی ہے اور وہ اس میں متعلقہ ڈیٹا ڈالتے رہتے ہیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: کیا آپ کا منتظم یہ انفارمیشن اکٹھی کرنے کے لئے گھر گھر وزٹ کرتا ہے؟

اس پر قائد تجنید نے عرض کیا کہ ہم سال میں دو مرتبہ تجنید ڈیٹا اپ ڈیٹ کرتے ہیں اور ہمارا ٹارگٹ یہ ہوتا ہے کہ ہم ہر ناصر تک پہنچیں۔

ناظم اعلیٰ شکاگو سے گفتگو

بعد ازاں ناظم اعلیٰ شکاگو ریجن نے اپنا تعارف کروایا۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اس ریجن میں کتنے انصار ہیں؟

موصوف نے عرض کیا کہ تمام ریجن میں 345 انصار ہیں۔

ناظم اعلیٰ مڈویسٹ ریجن سے گفتگو

بعد ازاں ناظم اعلیٰ مڈ ویسٹ ریجن سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ آپ کے ریجن میں کتنے انصار ہیں؟اس پر موصوف نے عرض کیا کہ 173 انصار ہیں۔

اس پر فرمایا: بہت کم تعداد ہے۔کیا یہ کسی خاص علاقہ میں اکٹھے ہیں یا پھر مختلف علاقوں میں رہائش پذیر ہیں؟

اس پر موصوف نے عرض کیا کہ یہاں انصار مختلف علاقوں میں رہائش پذیر ہیں اور یہاں کل پانچ مجالس ہیں۔

قائد تربیت نومبائعین کو ہدایات

بعد ازاں قائد تربیت نومبائعین سے حضور انور نے دریافت فرمایا: آپ صدر جماعت زائن ہیں اور قائد نومبائعین ہیں۔سب کچھ آپ نے ہی سنبھالا ہوا ہے۔کیا آپ نومبائع ہیں؟

اس پر قائد تربیت نومبائعین نے عرض کیا کہ میں نومبائع نہیں ہوں۔

اس پر حضور انور نے صدر صاحب مجلس سے دریافت فرمایا کہ: آپ کو کوئی نومبائع نہیں ملا؟

اس پر صدر صاحب مجلس انصار اللہ نے عرض کیا کہ گزشتہ مرتبہ حضور کی جانب سے دی گئی ہدایات کے مطابق ہم نے ایک نائب قائد نومبائعین مقرر کیا تھا جو کہ نومبائع ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت فرمانے پر قائد تربیت نومبائعین نے عرض کیا کہ ہمارے پاس 48 نومبائع ہیں اور جو بیعتیں ہوئی ہیں اس میں مجلس انصار اللہ کے ذریعہ اور بعض دیگر ذرائع سے حاصل ہوئی بیعتیں شامل ہیں۔اسی طرح لجنہ اماء اللہ کے ذریعہ بھی حاصل کردہ بیعتیں شامل ہیں۔

ناظم اعلیٰ ورجینیا کو شاباش

بعد ازاں ناظم اعلیٰ ورجینیا کو حضور انور نے فرمایا ماشاءاللہ۔ آپ کی مجلس تو بہت بڑی ہے۔

اس پر ناظم اعلیٰ نے عرض کیا کہ ہماری مجالس میں کل 525 ممبران ہیں۔

اس پر فرمایا: ان سب سے رابطہ کیسے کرتے ہیں؟

تو ناظم اعلیٰ نے عرض کیا کہ ان میں سے اکثر مختصر ڈرائیو پر رہائش پذیر ہیں۔تو خاکسار ان کے اجلاسات عام میں شرکت کرتا ہے اور ان سے انفرادی رابطہ کرتا ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: کیا آپ ان مجالس سے جا کر خود میٹنگ کرتے ہیں؟

ناظم اعلیٰ نے عرض کیا کہ ان کے اجلاسات عام میں شرکت کرتا ہوں تا کہ ان سے رابطہ قائم رہے۔

ناظم اعلیٰ ساؤتھ ویسٹ سے استفسار

بعد ازاں ناظم اعلیٰ ساؤتھ ایسٹ ریجن نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ جغرافیہ کے لحاظ سے ان کا ریجن بہت بڑا علاقہ ہے۔میں اٹلانٹا میں رہتا ہوں اور میامی بھی ہمارے ریجن میں ہے، جو کہ 12 گھنٹہ کی مسافت پر ہے۔اس ریجن میں پانچ مجالس ہیں۔اسی طرح Orlando سات گھنٹہ کی مسافت پر ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: تو پھر کس طرح رابطہ کرتے ہیں؟ کیا آپ ان تمام مجالس میں گئے ہوئے ہیں؟

اس پر ناظم اعلیٰ نے عرض کیا کہ تمام مجالس میں نہیں گیا ہوا۔خاص کر کووڈ کی وجہ سے کافی جمود کی سی کیفیت ہے، جسے ٹوٹنے کی ضرورت ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسکراتے ہوئے

فرمایا: بہرحال کووڈ نے آپ کو ایک اچھا بہانہ دے دیا ہے۔اب مزید کوئی بہانہ نہیں ہونا چاہئے۔اب تو آپ کے مقامی قوانین کے مطابق کووڈ ٹیسٹ پازیٹو آنے کے تین دن بعد چاہے کووڈ نیگیٹو آیا ہو یا نہ آیا ہو، آپ نے ہرصورت کام پر جانا ہے۔اسی طرح آپ کا انصار اللہ کے کاموں میں رویہ ہونا چاہئے۔

ناظم اعلیٰ نیویارک سے گفتگو

اس کے بعد ناظم اعلیٰ نیو یارک ریجن سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان کے ریجن کے انصار کی تعداد کے حوالہ سے استفسار فرمایا۔

اس پر ناظم اعلیٰ نے عرض کیا کہ 359 انصار ہیں اور ہماری تین مجالس دو میٹرو نیو یارک اور ایک لانگ آئی لینڈ ہے۔

ناظم اعلیٰ نارتھ ایسٹ ریجن سے گفتگو

بعد ازاں ناظم اعلیٰ نارتھ ایسٹ ریجن سے مخاطب ہوتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آپ گیمبیا سے ہیں۔آپ کے ریجن میں کتنے انصار ہیں۔

اس پر موصوف ناظم اعلیٰ نے عرض کیا کہ 262 انصار ہیں اور 8 مجالس ہیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: کیا یہ مختلف علاقوں میں پھیلی ہوئی ہیں اور آپ ان سے رابطہ کیسے کرتے ہیں؟

اس پر ناظم اعلیٰ نے عرض کیا کہ یہ تمام مجالس دور دور ہیں۔ریجن کے ایک کنارے سے دوسری طرف کل 9 گھنٹہ کی مسافت ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: کیا آپ تمام مجالس میں خود گئے ہوئے ہیں؟

اس پر ناظم اعلیٰ نے عرض کیا کہ گزشتہ سال کے دوران تمام مجالس میں نہیں گیا۔اس سے پہلے تمام مجالس میں گیا ہوا ہوں۔

قائد صحت وجسمانی کو ہدایات

بعد ازاں قائد صحت جسمانی سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ کیا آپ انصار اللہ کی صحت سے مطمئن ہیں؟

اس پر قائد صحت جسمانی نے عرض کیا کہ 30 فیصد انصار صحت مند ہیں اور باقاعدگی سے ورزش کرتے ہیں۔ہم نے نائب صدر دوم کے ساتھ سائیکل سفر کے پروگرام رکھے ہیں۔اس سال ہم نے مقابلہ کا انعقاد کیا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: آپ کو پچاس فیصد انصار کو سائیکلنگ کی طرف لگانا چاہئے۔

قائد اشاعت کو ہدایات

اس کے بعد قائد اشاعت سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے استفسار فرمایا کہ یہ میگزین جو دکھایا گیا ہے، کیا یہ آپ نے تیار کروایا ہے۔اس کا ایڈیٹر کون ہے؟

اس پر قائد اشاعت نے عرض کیا کہ خاکسار ایڈیٹر بھی ہے۔قائد اشاعت نے بتایا کہ ہم نے پندرہ روزہ ایک الیکٹرانک نیوز لیٹر بھی جاری کیا ہوا ہے، جو بذریعہ ای میل تمام انصار کو جاتا ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: کتنے انصار ہیں جو اس کو کھولتے ہیں اور پڑھتے ہیں؟

قائد اشاعت نے عرض کیا کہ 900 کے لگ بھگ انصار پڑھتے ہیں۔تقریباً 25 فیصد بنتے ہیں۔

قائد ایثار سے گفتگو

بعد ازاں قائد ایثار سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان کے تحت جاری پروگرام کے حوالہ سے دریافت فرمایا۔

موصوف نے عرض کیا کہ تین پروگرام ہیں، ایک خدمت خلق کے پروگرام ہیں، دوسرا وقار عمل سے متعلق ہے اور بعض مالی معاونت کے پروگرام ہیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: کیا آپ افریقہ میں کوئی ماڈل ویلیج بھی فنڈ کرتے ہیں؟

قائد ایثار نے عرض کیا کہ اس سال نہیں ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: آپ آسانی سے ہر سال ایک ویلیج فنڈ کر سکتے ہیں۔آپ کے انصار اتنے غریب تو نہیں ہیں۔انصار کی کافی بڑی تعداد نفع بخش جاب اور بزنس وغیرہ کر رہے ہیں۔اس پر 75 ہزار ڈالرز خرچ ہوں گے۔آپ یہ آسانی سے اکٹھے کر سکتے ہیں۔

قائد تعلیم القرآن کو ہدایات

اس کے بعد قائد تعلیم القرآن نے اپنی رپورٹ پیش کی۔

حضور انور نے فرمایا: آپ کے شعبہ کا مکمل نام تعلیم القرآن و وقف عارضی ہے۔کیا آپ نے کبھی وقف عارضی کی ہے؟

اس پر قائد تعلیم القرآن و وقف عارضی نے عرض کیا کہ ماضی قریب میں تو وقف عارضی نہیں کی۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ کی عاملہ کے تمام افراد کو ہر سال ایک سے دو ہفتہ کے لئے وقف عارضی کرنی چاہئے۔آسانی سے کر سکتے ہیں۔جب نیشنل، ریجنل اور لوکل سطح پر تمام عاملہ ممبران وقف عارضی کر رہے ہوں گے تو آپ دیگر انصار کے سامنے اپنا نمونہ پیش کرنے والے ہوں گے اور پھر ان کو بھی کہہ سکیں گے۔

قائد تعلیم القرآن و وقف عارضی نے عرض کیا کہ اس حوالہ سے جو مسئلہ درپیش ہے وہ یہ ہے کہ بہت سے لوگ دیگر جگہوں پر جاتے ہیں، مثلاً ہیومینٹی فرسٹ کے تحت اور دیگر پروگراموں کے تحت جاتے ہیں لیکن یہ وقف عارضی کے طور پر رجسٹر نہیں کرتے۔یہ ہیومینٹی فرسٹ کے تحت جاتے ہیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: وہ ہیومینٹی فرسٹ کا کام ہے، وقف عارضی نہیں ہے۔

قائد تعلیم القرآن و وقف عارضی نے عرض کیا کہ اگر وہ وقف عارضی کا وعدہ کر کے ہیومینٹی فرسٹ کے کام سے جائیں، کیا تب بھی وہ وقف عارضی نہیں ہوگی؟

اس پر حضور انور نے فرمایا: نہیں۔یہ کام بالکل الگ ہونا چاہئے۔اگر وہ کہتے ہیں کہ ان کے پاس مزید وقت نہیں ہے اور وہ ہیومینٹی فرسٹ یا میڈیکل ایسوسی ایشن کے تحت جاتے ہیں تو وہ الگ چیز ہے لیکن اگر آپ کا ان سے رابطہ ہے تو اس دوران وہ وقف عارضی بھی کر سکتے ہیں۔

کم از کم آپ تو سال میں دو ہفتہ کے لئے وقف عارضی کر سکتے ہیں۔اس کے علاوہ تعلیم القرآن کا کیا کام کیا ہے؟

اس پر قائد تعلیم القرآن نے عرض کیا کہ ہم انصار اللہ کو شعبہ اتقاء کے تحت قرآن سرٹیفیکیشن حاصل کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہیں۔یہ شعبہ نیشنل جماعت کے شعبہ تعلیم القرآن و وقف عارضی کے تحت چل رہا ہے۔

پھر ہم انہیں ترغیب دیتے ہیں کہ یہاں سے سرٹیفکیٹ حاصل کرنے کے بعد طاہر اکیڈمی اور دیگر پروگراموں کے تحت پڑھائیں۔

قائد وقف جدید

بعد ازاں قائد وقف جدید سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا:

مجلس انصار اللہ کا چندہ وقف جدید میں کتنا حصہ ہے؟

اس پر قائد وقف جدید نے عرض کیا کہ 2.1 ملین ہے اور جماعت کا وقف جدید بجٹ 2.2 ملین تھا۔

اس پر فرمایا: نصف سے زائد بنتا ہے۔یہ تمام انصار اللہ کا حصہ تھا، کمال ہے۔پھر لجنہ اماء اللہ اور خدام الاحمدیہ کا تو بہت کم حصہ ہوا۔

قائد تحریک جدید

اس کے بعد قائد تحریک جدید نے بتایا کہ کل تجنید کے 44 فیصد تحریک جدید میں شامل تھے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: 100 فیصد کیوں نہیں تھے؟

قائد تحریک جدید نے عرض کیا کہ اس کے لئے دعا کی درخواست ہے، کیونکہ میرے پاس اس کا کوئی جواب نہیں ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: صرف دعا نہیں۔آپ کو قائل کرنے کی بھی صلاحیت چاہئے۔باقاعدہ پلان بنائیں اور پھر فالو اپ کرتے رہیں۔اپنے متعلقہ منتظمین تحریک جدید سے رابطے کریں۔

حضور انور نے دریافت فرمایا: گزشتہ سال کتنی رقم تحریک جدید میں اکٹھی ہوئی تھی اور کل جماعت کے بجٹ کا کتنا حصہ مجلس انصار اللہ نے اکٹھا کیا؟

اس پر قائد تحریک جدید نے عرض کیا کہ 1.2 ملین تھی۔تاہم مجھے چونکہ جماعت کے تحریک جدید کے بجٹ کا علم نہیں، اس لئے معلوم نہیں کہ انصار اللہ کا کتنا شیئر تھا۔

اس پر حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا: یہ آپ کو معلوم ہونا چاہئے۔

ناظم اعلیٰ ہیڈ کوارٹرز اور سنٹرل ایسٹ ریجن سے گفتگو

بعد ازاں ناظم اعلیٰ ہیڈ کوارٹرز نے اپنا تعارف کروایا۔خاکسار کے ذمہ میری لینڈ، پٹس برگ، یارک اور بالٹی مور کی مجالس ہیں۔

ناظم اعلیٰ سنٹرل ایسٹ ریجن نے بتایا کہ ان کے ذمہ فلاڈلفیا، نارتھ جرسی، سنٹرل جرسی، Willingboro کی مجالس ہیں۔ہمارے انصار اللہ کی تعداد 409 ہے۔

آڈیٹر سے گفتگو

اس کے بعد آڈیٹر نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر عرض کیا کہ تمام رسیدوں اور بلز کی کلیئرنس خاکسار کرتا ہے۔ہر ایک رسید پر دستخط نہیں کرتا لیکن جائزہ لیتا ہوں اور اگر کوئی وضاحت چاہئے ہو تو معلوم کرتا ہوں۔

حضور کے دریافت فرمانے پر موصوف نے بتایا کہ وہ بجٹ کمیٹی کے ممبر نہیں ہیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: آپ کو اس کا حصہ ہونا چاہئے۔

قائد تربیت کو ہدایات

بعد ازاں قائد تربیت سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تربیت پلان کے حوالہ سے استفسار فرمایا۔

قائد تربیت نے عرض کیا کہ ہم اس بات پر زور دے رہے ہیں کہ سو

فیصد انصار پنجوقتہ نمازیں ادا کر رہے ہوں اور روزانہ تلاوت قرآن کریم کرتے ہوں اور اسی طرح تمام انصار حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ باقاعدگی سے سنتے ہوں۔ یہ ہمارا ٹارگٹ ہے۔ لیکن رپورٹس کے مطابق ہمارے 60 فیصد انصار پنجوقتہ نمازیں ادا کر رہے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: آپ کے کتنے فیصد انصار روزانہ تین نمازیں باجماعت ادا کر رہے ہیں۔

اس پر قائد تربیت نے عرض کیا کہ اس کی تعداد اور بھی کم ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: کیا انہیں اس عمر میں بھی یہ احساس نہیں ہو رہا کہ اب ان کی زندگی ختم ہونے والی ہے۔

قائد تربیت نے عرض کیا کہ ہم اس حوالے سے کوشش کر رہے ہیں۔ یکم اکتوبر تا 10/اکتوبر بھی اس حوالہ سے عشرہ منایا گیا ہے۔ مکمل کوشش ہے کہ مسجد یا نماز سنٹرز میں آ کر نماز ادا کی جائے۔ نماز سنٹرز کو بھی فعال کیا جا رہا ہے۔ ان شاء اللہ امید ہے کہ یہ تعداد بڑھا سکیں گے۔

نائب صدر برائے شعبہ اشاعت

اس کے بعد نائب صدر انصار اللہ نے بتایا کہ صدر مجلس نے ان کے ذمہ شعبہ اشاعت کیا ہے اور مجلس انصار اللہ کے سوشل میڈیا کی نگرانی کی ہے۔

سوشل میڈیا کے حوالہ سے حضور انور کے استفسار پر موصوف نے عرض کیا کہ انصار اللہ کو سوشل میڈیا کی ٹریننگ دینے کے لئے اور جوابات دینے کے لئے طریقہ کار سمجھایا جا رہا ہے۔ سوشل میڈیا کی سمجھ بوجھ بڑھانے کے لئے کلاسز وغیرہ لی جا رہی ہیں۔ انصار کی طرف سے ابھی سوشل میڈیا میں شرکت کافی کم ہے۔ انصار کو توجہ دلا رہے ہیں لیکن ٹریننگ کلاسز میں رجسٹر کرنے والے انصار کی تعداد کم ہے۔

معاون صدر برائے سپیشل پروجیکٹس

بعد ازاں معاون صدر برائے سپیشل پروجیکٹس نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ امسال Family day پروگرام کا آغاز کیا گیا ہے۔ اسی ضمن میں یہ Tobaa Game بھی تیار کی گئی ہے، جو کہ میٹنگ کے آغاز میں دکھائی گئی تھی۔ اس کے علاوہ مختلف ورکشاپس کا انعقاد کرنا، نیشنل اور ریجنل اجلاسات، انصار اللہ کانفرنسز اور ریجنل اجتماعات خاکسار کے ذمہ ہیں۔

نائب صدر برائے مال و تربیت

بعد ازاں نائب صدر نے بتایا کہ ان کے ذمہ شعبہ مال اور تربیت ہے۔

حضور انور نے فرمایا: کیا صرف 44 فیصد انصار چندہ میں باقاعدہ ہیں۔

اس پر عرض کیا گیا کہ حضور 60 فیصد ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نائب صدر سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ پھر آپ کیا نگرانی کر رہے ہیں۔

نائب صدر نے عرض کیا کہ گزشتہ سال سے خاکسار قائد مال کے طور پر خدمت بجا لا رہا ہے اور اس حوالہ سے بہتری آرہی ہے۔ لیکن بہت محنت کی ضرورت ہے۔ ہم گھر گھر وزٹ کر رہے ہیں اور اس سے کافی فائدہ ہوا ہے اور ہر سال 5 سے 8 فیصد اضافہ ہو رہا ہے۔

قائد عمومی سے گفتگو

اس کے بعد قائد عمومی سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ ہر ماہ کتنی رپورٹس موصول ہوتی ہیں؟

اس پر موصوف نے عرض کیا کہ 95 سے 100 فیصد تک موصول ہو جاتی ہیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: کمال ہے۔ اور کیا ان رپورٹس پر تبصرے بھی بھجواتے ہیں؟

قائد عمومی نے عرض کیا کہ تمام مجالس کو ہر ماہ تو نہیں لیکن بعض جماعتوں کو ہر ماہ تبصرے جاتے ہیں۔

حضور انور نے دریافت فرمایا: آپ تبصرہ بھجواتے ہیں یا پھر صدر مجلس یا پھر متعلقہ قائد اپنے شعبہ کے حوالہ سے تبصرے بھجواتے ہیں۔

اس پر قائد عمومی نے عرض کیا کہ تمام مجالس صدر کو رپورٹس بھجواتی ہیں اور قائدین کو بھی اس کی نقل جاتی ہے۔ ہر شعبہ سے یہ توقع کی جاتی ہے کہ وہ زعماء کو تبصرے بھجوائیں۔

حضور انور نے دریافت فرمایا: کیا قائدین کا اپنے متعلقہ منتظمین سے ذاتی رابطہ ہے۔

اس پر قائد عمومی نے عرض کیا کہ ان کو تمام لوکل عاملہ کے رابطہ نمبرز وغیرہ فراہم کئے جاتے ہیں۔ ان کے پاس اپنے متعلقہ منتظم کے رابطہ نمبرز وغیرہ ہوتے ہیں۔

بعد ازاں ناظم اعلیٰ نارتھ ویسٹ ریجن اور ناظم اعلیٰ سنٹرل ویسٹ ریجن اور ناظم اعلیٰ ساوتھ ویسٹ ریجن نے اپنے اپنے ریجن کی مجالس کے حوالہ سے بتایا۔

قائد تعلیم

بعد ازاں قائد تعلیم سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ آپ کا اس سال کا کیا پروگرام ہے؟

قائد تعلیم نے عرض کیا کہ ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دو کتب منتخب کی ہیں۔ ایک ضرورۃ الامام اور لیکچر لاہور۔

حضور انور نے دریافت فرمایا: کتنے انصار نے گزشتہ سال کتب مکمل کی تھیں۔

اس پر قائد تعلیم نے عرض کیا کہ گزشتہ سال 33 فیصد انصار نے اپنا تعلیم کا پرچہ دیا تھا۔ اس سال امتحان جاری ہے، ابھی تک ہمارے پاس ڈیٹا نہیں ہے۔

حضور انور نے فرمایا: کیا یہ کتب کا مطالعہ بھی کرتے ہیں یا پھر صرف ٹیسٹ کے لئے دیکھ کر امتحان دے دیتے ہیں؟

اس پر قائد تعلیم نے عرض کیا کہ ہم انصار کو توجہ دلاتے ہیں کہ کتب کا مطالعہ کریں۔ ہر مجلس میں book club قائم کئے جا رہے ہیں، جہاں وہ کتب کا مطالعہ کر سکتے ہیں، ان کے حوالہ سے بات چیت کر سکتے ہیں۔ اس طرح کتب کا مطالعہ کرنے والوں کی تعداد بڑھی ہے۔

اس طرح مختلف طریق پر کوشش کی جاتی ہے۔ انہیں یہ بھی کہا جاتا ہے کہ مطالعہ کے دوران اگر انہیں کوئی اقتباس زیادہ پسند آتا ہے۔ یا وہ اپنا پسندیدہ اقتباس سلیکٹ کر کے گروپ میں پوسٹ کریں اور اسے discuss کر سکتے ہیں۔

صدر مجلس کے سوالات کے جوابات

اس کے بعد صدر مجلس نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے بعض سوالات کرنے کی اجازت حاصل کی۔

نائب صدر صاحب نے سوال کیا کہ حضور نے گزشتہ خطبہ جمعہ کے آخر پر فرمایا تھا کہ یہاں مسجد 28 سال سے قائم ہے، تو ہم نے اپنے اندر کیا تبدیلی کی ہے۔ حضور یہ جملہ میرے لئے بہت چونکا دینے والا تھا۔ حضور ہم کیسے اندازہ کر سکتے ہیں کہ ہم کس معیار پر ہیں؟ میں یہاں بطور خادم رہا ہوں اور اب میں ناصر ہوں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: آپ اپنا جائزہ لے سکتے ہیں۔ یہاں کافی عرصہ سے مسجد ہے اور آپ کس طرح اس سے استفادہ کر سکتے ہیں۔ پھر آپ تجزیہ کر سکتے ہیں کہ آپ کی روحانیت میں اس دوران کیا بہتری ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے تعلق قائم کرنے کے لئے کیا کوششیں کی ہیں۔ تو یہ تو آپ کو اپنے آپ سے پوچھنا چاہئے۔

بعد ازاں صدر مجلس انصار اللہ نے انصار ہاؤسنگ پروجیکٹ کمیونٹی سنٹر کے حوالہ سے دعا کی درخواست کی اور کہا کہ یہ پروجیکٹ تکمیل کے قریب ہے۔ ہماری خواہش ہے کہ حضور اس کا وزٹ کریں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسکراتے ہوئے فرمایا: کہ میں نے اس کی تصاویر دیکھیں ہیں۔ بہرحال اب وزٹ کا وقت تو نہیں ہے۔ میں دیکھوں گا اگر وقت نکل سکا۔

صدر مجلس نے عرض کیا کہ حضور دعا کریں کی یہ کمیونٹی ایک ماڈل کمیونٹی بن جائے اور یہاں زیادہ احمدی فیملیز آباد ہو جائیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: اس کا افتتاح نہیں ہوا؟ وہاں نمازیں شروع کی ہیں؟

صدر مجلس انصار اللہ نے عرض کیا کہ باقاعدہ آفیشل طور پر ابھی ہمیں یہاں occupancy permit نہیں ملا۔ لیکن اگر حضور کے پاس وقت ہو تو اس کے باقاعدہ افتتاح کے لئے سپیشل انتظامات کئے جا سکتے ہیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: اب تو میرے پاس صرف دو دن ہیں، یہ کس طرح ہو گا۔ دیکھیں گے۔

اس کے بعد معاون صدر صاحب نے سوال کیا کہ میں بطور لوکل صدر جماعت بھی ہوں۔ کس طرح زعیم انصار اللہ لوکل سطح پر بہتر انداز میں جماعت کی خدمت کر سکتا ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: لوکل جماعت کا جو بھی پلان ہو، آپ اپنے لوکل انصار کو کہیں کہ اس میں معاونت کریں۔ کوشش کریں کہ انصار اللہ کی ان پروگراموں میں شمولیت سب سے زیادہ ہو۔ دیگر تنظیموں سے بڑھ کر پروگراموں میں اپنا حصہ ڈالیں۔ آپ سمجھ دار اور بڑی عمر کے لوگ ہیں۔ آپ کا نام انصار اللہ ہے۔ آپ ان کی راہنمائی بھی کریں۔ اگر ان کے پاس پلان نہ ہو تو ان کی راہنمائی کریں۔

بطور احمدی آپ ممبر جماعت ہیں۔ آپ کے دو رولز ہیں۔ ایک یہ کہ آپ ممبر جماعت ہیں دوسرا آپ ممبر انصار اللہ ہیں۔ دونوں جگہ آپ کو اپنا کردار ادا کرنا ہے۔ خدمت کرنے کے نئے ذرائع تلاش کریں۔ مجھے پتہ ہے کہ آپ لوگوں کے بہت ذہین دماغ ہیں۔ آپ کر سکتے ہیں۔

میٹنگ کے آخر پر مجلس عاملہ انصار اللہ کے ممبران نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنانے کی سعادت پائی۔

مجلس انصار اللہ کی یہ میٹنگ آٹھ بجے اپنے اختتام کو پہنچی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے۔

ساڑھے آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت الرحمٰن میں تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

اَللّٰھُمَّ اَیِّدْ اِمَامَنَا بِرُوْحِ الْقُدُسِ وَبَارِکْ لَنَا فِیْ عُمُرِہٖ وَاَمْرِہٖ

(کمپوزڈ بائی: فائقہ بشریٰ۔ بحرین)

بشریٰ نذیر آفتاب۔سسکاٹون، کینیڈا

بزم ناصرات

ہمارا خدا، پیارا خدا

پیارے بچو! آج ہم آپ کو جس عظیم ہستی کے بارے میں بتائیں گے وہ ہے ’’ہمارا پیارا خدا‘‘ جسے آج کے دَور میں دنیا داری میں حد سے زیادہ دلچسپی کی وجہ سے جانا نہیں جاتا اور اس کے مقام کو پہچانا نہیں جاتا۔ بہت سے لوگ اللہ تعالیٰ پر ایمان کا دعویٰ کرتے ہیں لیکن دُکھ کی بات ہے کہ تقریباً سات ارب کی آبادی میں سے بہت کم لوگ ہیں جو اس کے مرتبہ کو شناخت کرتے ہیں۔ جبکہ اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے والوں میں سے زیادہ تر لوگوں کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کے بارے میں طرح طرح کے سوال اٹھتے ہیں مثلاً: ہم اللہ تعالیٰ کو دیکھ کیوں نہیں سکتے؟ کیا اللہ تعالیٰ ہماری طرح کا جسم رکھتا ہے؟ کیا اللہ تعالیٰ کو ہماری طرح کھانا کھانے کی ضرورت ہے؟ اگر اللہ تعالیٰ ساری کائنات کا نظام چلا رہا ہے تو کیا وہ ایسا کرتے ہوئے تھکتا نہیں یا اسے نیند یا اونگھ نہیں آتی؟ ہمیں کیسے پتا چلے کہ خدا ایک زندہ خدا ہے اور کیا وہ کسی سے بات بھی کرتا ہے؟

پیارے بچو! یہ اور اس سے ملتے جلتے بہت سارے سوالات آپ کے ننّھے منّے ذہنوں میں بھی ضرور آتے ہوں گے۔ تو پھر آیئے! ہم ان سوالات کے جوابات اللہ تعالیٰ کے خط (قرآنِ کریم) سے تلاش کرتے ہیں جو ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ہم تک پہنچا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: تمام حمد اللہ ہی کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا ربّ ہے۔

(الفاتحہ: 2)

اور (کہا) کہ یقیناً ہمارے ربّ کی شان بہت بلند ہے۔ اُس نے نہ کوئی بیوی اپنائی اور نہ کوئی لڑکا۔

(الجنّ: 4)

نہ اُس نے کسی کو جنا اور نہ وہ جنا گیا۔

(الاخلاص: 4)

یعنی اللہ تعالیٰ کا نہ کوئی بیٹا ہے اور نہ ہی اس کے ماں باپ ہیں۔ جب اللہ تعالیٰ کا ہمارے جیسا جسم نہیں ہے تو اس کو کھانے کی حاجت بھی نہیں ہے۔ نیز فرمایا: آسمانوں اور زمین کا ربّ ہے اور اُس کا بھی جو اُن دونوں کے درمیان ہے۔ کامل غلبہ والا (اور) بہت بخشنے والا ہے۔

(ص: 67)

اللہ! اُس کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ ہمیشہ زندہ رہنے والا (اور) قائم بِالذات ہے۔ اُسے نہ تو اُونگھ پکڑتی ہے اور نہ نیند۔

(البقرہ: 256)

آنکھیں اس کو نہیں پاسکتیں ہاں وہ خود آنکھوں تک پہنچتا ہے اور وہ بہت باریک بین اور ہمیشہ باخبر رہنے والا ہے۔

(الانعام: 104)

اللہ آسمانوں اور زمین کا نُور ہے۔

(النّور: 36)

پیارے بچو! اس کا یہ مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ کو بے شک ہم اپنی ظاہری آنکھوں سے نہیں دیکھ سکتے مگر اللہ تعالیٰ کے جلوے، اس کے ہمارے اوپر فضل، اُس کی نعمتیں اور اپنی دعاؤں کی قبولیت کے ذریعہ سے ہم اس کو دیکھ سکتے ہیں۔ یہ چاند سورج، ستارے اور سیّارے، یہ دریا سمندر ندی، نالے، یہ رنگ برنگے چرند پرند، طرح طرح کے پھلوں اور خوش رنگ پھولوں سے لدے یہ درخت یہ پودے، سبزیاں اور سبزہ جس سے اللہ تعالیٰ نے اس کائنات کو سجا رکھا ہے یہ سب خدا تعالیٰ کی ہستی کا ثبوت ہیں۔ بہت ساری چیزیں ہم اپنی آنکھ سے دیکھ نہیں سکتے مگر ان کے وجود سے انکار بھی نہیں کرتے مثلاً: کھانا گرم ہے یا ٹھنڈا، نمکین ہے یا میٹھا، ہمیں چکھنے سے پتا چلتا ہے۔ اسی طرح سے ہَوا کا، جس کے بغیر ہم زندہ نہیں رہ سکتے درختوں کے پتوں کے ہلنے ہمارے بالوں اور کپڑوں کے ہلنے سے پتا چلتا ہے۔ خوشبو اور بدبو کا علم سونگھنے کی حس سے ہوتا ہے۔ کسی کی قابلیت، ذہانت، طاقت اور بہادری کا اندازہ اس شخص کے عمل سے پتا چلتا ہے نہ کہ دیکھنے سے۔ یہ بات بھی یاد رکھنے کے لائق ہے کہ ہم جو کپڑے، جوتے، ٹوپی، جیکٹ اور جرابیں پہنتے ہیں ان سب کو کوئی بنانے والا ہے۔ گاڑی، جہاز، ٹرین اور سائیکل جن میں ہم سفر کرتے ہیں ان سب کو بھی کسی نہ کسی نے بنایا ہے۔ تو بچّو! اسی طرح اس ساری کائنات کو بنانے والا بھی ہے اور وہ اللہ تعالیٰ ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ سے ایک جرمن ملاقات کے دوران ایک خاتون نے یہ سوال پوچھا کہ: ہم اللہ تعالیٰ کو کیسے دیکھ سکتے ہیں؟ حضورؒ نے فرمایا:

’’اللہ میاں کو دل کی آنکھ سے دیکھ سکتے ہیں ظاہری آنکھ سے نہیں دیکھ سکتے اور ہوا کو بھی نہیں دیکھ سکتے، اللہ میاں کو کیسے دیکھیں گے؟ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

قدرت سے اپنی ذات کا دیتا ہے حق ثبوت
اس بے نشاں کی چہرہ نمائی یہی تو ہے

اللہ تعالیٰ کی قدرتیں، آپ کا پیدا ہونا، عجیب آپ کی شکل صورت ہر چیز، آنکھیں ناک کان یہ سب اللہ تعالیٰ کی قدرت کا نشان ہے وہ اپنی صنّاعی سے پہچانا جاتا ہے۔‘‘

(جرمن ملاقات، 5/ فروری 2003ء)

قرآنِ کریم میں فرمایا: اور اللہ ہی کی بہت سی اچھی صفات ہیں۔ پس تُم ان کے ذریعہ سے اس سے دعائیں کیا کرو۔

(الاعراف: 181)

اسی طرح ایک انگریزی مجلس سوال و جواب میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ سے سوال پوچھا گیا کہ: روح کیسی لگتی ہے اور خدا کیسا لگتا ہے؟ آپ نے فرمایا رُوح Soul دیکھی نہیں جاسکتی اور نہ خدا کو دیکھ سکتے ہیں … آپ خدا اور رُوح کو اپنی ننگی آنکھ سے دیکھ نہیں سکتے۔ مگر آپ ان دونوں کو ان کی صفات attributes کے ذریعہ سے دیکھ سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی بہت زیادہ صفات ہیں ان صفات کے ذریعہ سے ہم اپنی روحانی آنکھ سے خدا تعالیٰ کو دیکھ سکتے ہیں۔ جب آپ یہ دیکھیں گے کہ خدا رحمان ہے تو آپ کو یہ پتا چلے گا کہ رحمانیّت کیا ہے، تو پھر اُسی آنکھ سے جس سے آپ کو علم ہوا کہ رحمانیّت کیا ہے آپ یہ بھی جان لیں گے کہ خدا کیا ہے۔ تو اس طرح سے اللہ تعالیٰ کی صفات ہمیں بتاتی ہیں کہ خدا کیا ہے۔ رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے دعاؤں میں ہمیں یاد کروایا ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی صفات پر توجہ دیں پھر یہی صفات ہمیں اللہ تعالیٰ سے متعارف کرائیں گی۔

(21/ مئی 2000ء انگریزی مجلس سوال و جواب)

اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کے بعد یہ سوال بھی آپ کے ذہن میں آتا ہوگا اور آنا بھی چاہئے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی محبت کیسے حاصل کر سکتے ہیں؟

بچّو! یہی سوال ایک بچّی نے 10/ جنوری 2020ء کی کلاس میں پوچھا جسے This week with Huzoor میں نشر کیا گیا۔ پیارے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ’’اللہ تعالیٰ سے اُس کی محبت مانگو۔ نمازوں میں دُعا کیا کرو اللہ میاں سے کہ اللہ میاں ہمیں اپنی محبت عطا کیا کرے۔ ٹھیک ہے! پھر اللہ میاں مان لے گا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو تجھ سے مانگتا ہوں وہ دولت تمہی تو ہو۔ اللہ سے اللہ کی محبت مانگو۔‘‘

ایک یادگار جلسہ سیرت النبیؐ

نصیر احمد شاہد۔ مبلغ انچارج فرانس لکھتے ہیں:

23/ نومبر کی الفضل آن لائن میں محترمہ منزہ سلیم صاحبہ کی تحریر کردہ رپورٹ ’’ایک یادگار جلسہ سیرت النبیؐ۔ صداقت حضرت مسیح موعودؑ کا اعجازی نشان‘‘ واقعتاً یادگار تھی اور ہے۔ کیونکہ امتداد زمانہ سے نہ تو اس کی خوشبو کم ہوئی، نہ رنگ ماند پڑا اور نہ ہی تأثیر متأثر ہوئی۔ اسے پڑھتے ہوئے اس میں گم ہوگیا۔ ایسا کیوں نہ ہوتا؟ اگر غیر احمدی اس سے متأثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے تو ایک احمدی کا تو مقام ہی اور ہے۔ لہٰذا ایک وارفتگی کے عالم میں انکی محنت، جرأت، پروگرام کی ترتیب اور اس کیلئے سلیقہ مندی، حوصلہ مندی، ذہانت، حاضر دماغی، خود اعتمادی، انکساری، انتظامی صلاحیت، خدمت دین کی روح، اللہ سے استعانت، خلیفۃ المسیح سے تعلق، مسیح الزمانؑ کی بدولت ایک احمدی کے رگ و ریشہ میں پلائی جانے والی محبت رسولؐ کو سلام پیش کرنے کو انگلیاں کمپیوٹر کی، کی بورڈ پر چلنے لگ گئیں۔ گو انداز بیان محترمہ منزہ سلیم صاحبہ جیسا نہ سہی لیکن ہر اچھی پیشکش، ہر اچھوتے بیان اور ہر مؤثر تحریر پر ایک اخبار بین کو مضمون نگار کا شکر ادا کرنا چاہئے۔ کیونکہ ہمیں اسی نبیؐ کا ارشاد ہے جس کے نام پر دل موہ لینے والے جلسہ کی روئداد لکھی گئی: ’’لا یشکر اللہ من لا یشکر الناس‘‘۔ لہٰذا ایسا جلسہ سیرت النبیؐ منعقد کرنے اور اسکی ایسی رپورٹ لکھنے پر خاکسار ’’جزاھا اللہ احسن الجزاء‘‘ کہتا ہے۔ خاکسار کو یقین ہے کہ کئی قارئین الفضل آن لائن کے یہی تأثرات ہوں گے۔

سانحہ ارتحال

مکرم داؤد احمد ظفر مربی سلسلہ و کارکن رقیم پریس لندن۔ یو کے

مکرم ملک مظفر احمد۔ مینیجر رقیم پریس یو کے تحریر کرتے ہیں:

مکرم داؤد احمد ظفر مرحوم کو رقیم پرنٹنگ پریس یو کے کے شعبہ کمپیوٹر کی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے ربوہ سے بطور خاص بلوایا گیا تھا۔ چنانچہ 2001ء میں ربوہ سے طباعت کے تعلق میں بنیادی تربیت حاصل کرنے کے بعد یہاں تشریف لائے۔ انہیں محنت سے یہ کام سیکھنے کا شوق تھا جلد ہی طباعت سے قبل کے کمپیوٹر پر کیے جانے والے کاموں پر انہوں نے عبور حاصل کر لیا۔ گرافک ڈیزائن اور کتابوں کی کمپوزنگ نیز تیار شدہ فائلوں میں اگر کوئی درستی کرنی ہو تو باریک بینی سے یہ کام بہت عمدگی سے کر لیتے۔ وقت کے ساتھ ساتھ آنے والی نئی ٹیکنالوجی اور سافٹ ویئر پر خود ہی محنت کر کے کام سیکھا اور پھر اسے اپنایا۔

افریقہ کے ممالک میں قائم ہمارے پریسسز کے لیے نمائندے آتے تو ان کو بھی تربیت دیتے اور ٹیلی فون کے ذریعے بھی ان کی مدد کیا کرتے تھے۔ بہت محنت سے کام کرتے علالت سے قبل خط منظور کے ساتھ طبع ہونے والے تاریخی رنگین قرآنِ کریم کی تیاری پر بھی انہوں نے خاص توجہ سے کام کیا۔ ساتھ کام کرنے والوں سے ان کا تعلق بہت دوستانہ رہتا بہت مہمان نواز، طبیعت میں مزاح اور خوش مزاج طبیعت کے حامل شخصیت تھے۔

اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر عطا فرمائے۔ آمین

رپورٹ: محمد افضل ظفر۔ مبلغ سلسلہ کینیا

ریجنل اجتماع انصار اللہ ایلڈوریٹ ریجن کینیا

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مؤرخہ 5-6/ نومبر بروز ہفتہ و اتوار مجلس انصار اللہ کینیا کو ایلڈوریٹ ریجن (رفٹ ویلی اے) کا سالانہ اجتماع ایلڈوریٹ مسجد و مشن ہاؤس میں منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ الحمد للہ علی ذلك۔ اجتماع میں شرکت کے لئے انصار کی آمد کا سلسلہ 5/ نومبر ہفتہ کی صبح شروع ہوا۔ مختلف مجالس سے تشریف لانے والے انصار کی رجسٹریشن کے بعد انصار کو ناشتہ پیش کیا گیا نیروبی ہیڈ کوارٹرز سے مکرم عبد العزیز گاکوریا صاحب صدر مجلس انصار اللہ کینیا اور مکرم شیخ سمیر احمد صاحب قائد تربیت انصار اللہ کینیا تشریف لائے۔ ڈیڑھ بجے بعد نماز ظہر صدر مجلس انصار اللہ کینیا مکرم و محترم عبد العزیز گاکوریا صاحب کی زیر صدارت اجتماع کا افتتاحی اجلاس شروع ہوا۔ مکرم آدم توبئ صاحب نے تلاوت قرآن کریم کی اور آیات کا سواحیلی ترجمہ پیش کیا جس کے بعد مکرم رشید الوانزے صاحب زعیم اعلیٰ ریجن ہذا نے انصار کا عہد دہرایا پھر مکرم یوسف حاجی صاحب نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بزبان سواحیلی ہدیہ نعت پیش کیا۔ بعدہ مکرم صالح سلمان صاحب زعیم مجلس انصار اللہ ایلڈوریٹ نے ’’حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ السلام کی آمد‘‘ کے موضوع پر سواحیلی میں تقریر کی جس کے بعد مکرم یحییٰ شمسی صاحب زعیم انصار اللہ کپسابٹ (Kapsabet)

مجلس نے ’’انفاق فی سبیل اللہ کی اہمیت‘‘ کے موضوع پر انگریزی میں تقریر کی پھر اسی موضوع پر مکرم حسن اسوا صاحب زعیم انصار اللہ مکوٹانو (Makutano) مجلس نے سواحیلی میں تقریر کی۔ جس کے بعد کھانے اور علمی و جسمانی مقابلہ جات کے لئے وقفہ ہوا۔ کھانے کے بعد مکرم سمیر احمد شیخ صاحب قائد تربیت کی زیر نگرانی علمی و جسمانی مقابلہ جات ہوئے۔ ساڑھے پانچ بجے شام اجتماع کا دوسرا اجلاس مکرم صدر مجلس انصار اللہ کینیا کی ہی صدارت میں منعقد ہوا۔ تلاوت کلام پاک مکرم صالح سلمان صاحب نے کی جس کے بعد مکرم صدر صاحب کی اقتدا میں انصار نے اپنا عہد دہرایا پھر مکرم آدم توبئ صاحب نے نظم پیش کی جس کے بعد خاکسار محمد افضل ظفر مربی سلسلہ نے علمی و جسمانی مقابلوں میں پوزیشن لینے والوں میں انعامات تقسیم کئے۔ بعدہ مکرم صدر صاحب مجلس انصار اللہ نے تقریر کی اور خاکسار نے دعا کروائی۔ نماز مغرب و عشاء کی ادائیگی کے بعد رات کو کھانا پیش کیا گیا۔

اجتماع کے دوسرے دن کے پروگرام کا آغاز نماز تہجد سے ہوا مکرم معلم آدم توبئ صاحب نے نماز تہجد و نماز فجر پڑھائی اور معلم عثمان چموئی صاحب نے درس قرآن دیا جس کے بعد اجتماع کی تیاری اور ناشتے کے لئے وقفہ ہوا۔ آٹھ بجے صبح سے لیکر دس بجے تک مکرم صالح سلمان صاحب (ریٹائرڈ معلم) اور مکرم معلم آدم توبئ صاحب کی زیر نگرانی تربیتی کلاس منعقد کی گئی جس کے بعد پروگرام کے مطابق زوم پر قرآن کلاس ہونی تھی جو رابطہ نہ ہو سکنے کی وجہ سے نہ ہوسکی چنانچہ خاکسار نے دس سے بارہ بجے تک قرآن کلاس کے علاوہ مجلس سوال و جواب منعقد کی جس کے بعد مکرم زعیم اعلیٰ صاحب نے ریجن کے زعماء سے میٹنگ

کی۔ ڈیڑھ بجے خاکسار نے انصار بھائیوں سے مختصر الوداعی کلمات کہنے اور ان کی تشریف آوری پر ان کا شکریہ ادا کرنے کے بعد اختتامی دعا کروائی، جس کے بعد نماز ظہر و عصر ادا کی گئی اور دوپہر کا کھانا پیش کیا گیا۔ اور یہ اجتماع بفضل خدا بخیر و عافیت اختتام پذیر ہوا الحمد للہ اس اجتماع میں 8 مجالس کے 21 انصار نے شرکت کی۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

رپورٹ: وسیم احمد۔ ناظم رپورٹنگ جلسہ سالانہ آسٹریا

جلسہ سالانہ آسٹریا 2022ء

تعارف

جلسہ سالانہ آسٹریا کے بابرکت انعقاد کے لیے قبل از وقت حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں بغرض منظوری و دُعا خط تحریر کیا گیا جس پر حضور انور نے ازراہِ شفقت اجازت مرحمت فرمائی اور جلسہ کے کامیاب اور بابرکت انعقاد کی دعاؤں سے نوازا۔ الحمدللہ

اس کے بعد جلسہ کے جُملہ امورسرانجام دینے کے لیے افسران و ناظمین پر مشتمل ایک کمیٹی تشکیل دی گئی جس میں افسر جلسہ سالانہ کے 14، افسر جلسہ گاہ کے 10 جبکہ افسر خدمت خلق کے 3 ناظمین تھے۔ اس کمیٹی نے جلسہ سالانہ آسٹریا کے انعقاد سے قبل متعدد میٹنگز کر کے جُملہ ناظمین کو مفوضہ اُمور اور ان کی ذمہ داریوں سے آگاہ کیا اور مرکزی روایات و ہدایات کو ملحوظ خاطر رکھنے کی تاکید کی۔ جلسہ سالانہ کا پروگرام اور انتظامات درج ذیل افسران کی منظوری سے ترتیب دیے گئے:

- افسر رابطہ مکرم محمد اشرف ضیاء صاحب مشنری انچارج و نیشنل صدر احمدیہ مسلم جماعت آسٹریا
- افسر جلسہ سالانہ مکرم مبارک احمد فرخ صاحب
- افسر جلسہ گاہ مکرم نبیل احمد باسط صاحب مربی سلسلہ وصدر مجلس خدام الاحمدیہ آسٹریا
- افسر خدمت خلق مکرم مصوّر احمد صاحب

مندرجہ بالا افسران نے مکرم محمد اشرف ضیاء صاحب مشنری انچارج و نیشنل صدر احمدیہ مسلم جماعت آسٹریا کی زیر ہدایت و نگرانی جلسہ سے 3 ماہ قبل ہی حضور انور ایدّہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں دُعائیہ خط لکھ کر کام کا آغاز کیا۔ جلسہ کے پروگرام کے لئے مشنری انچارج و نیشنل صدر صاحب کی زیر ہدایت و نگرانی کمیٹی نے تقاریر کے عناوین اور مقررین کا انتخاب کیا اور جلسہ سالانہ کا مرکزی موضوع ''نماز'' مقرر کیا۔

جلسہ سالانہ آسٹریا 2022ء کے موقع پر مکرم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب امام مسجد فضل لندن اور مکرم مولانا سیّد حسن طاہر بخاری صاحب مربی سلسلہ وانچارج رشین ڈیسک جرمنی نے بطور مہمانانِ خصوصی شرکت فرمائی۔

تیاری و انتظامات جلسہ گاہ

مؤرخہ 24/ ستمبر کو جلسہ گاہ میں وقارعمل کیا گیا۔ اس وقارعمل کے ذریعہ جلسہ گاہ کی تزئین وآرائش کی گئی۔ لجنہ کے لئے ہال تیار کیا گیا۔ ساؤنڈ سسٹم سمیت آڈیو ویڈیو کا انتظام کر کے چیک کیا گیا۔ رجسٹریشن، امانات، دفتر جلسہ سالانہ، مہمانانِ خصوصی کیلئے نشست، ریفریشمنٹ کا اہتمام، جلسہ کے مہمانان کے کھانے کی جگہ کرسیاں اور ٹیبلز سیٹ کی گئیں۔ پرچم کشائی کی جگہ تیار کی گئی۔ جلسہ گاہ میں ہی نماز ظہر وعصر ادا کی گئیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد مکرم محمد اشرف ضیاء صاحب مبلغ انچارج و نیشنل صدر احمدیہ مسلم جماعت آسٹریا نے وقارعمل میں شامل تمام ناظمین ومعاونین کا شکریہ ادا کیا اور جلسہ کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے ضروری نصائح فرمائیں اور ناظمین کو تاکید فرمائی کہ جلسہ سالانہ کے مہمانان کو ہرممکن سہولت بہم پہنچائی جائے۔ کسی مہمان کو کوئی تکلیف نہ پہنچے۔ بعد ازاں وقارعمل میں شامل جملہ ناظمین و معاونین کیلئے کھانے کا اہتمام کیا گیا۔ انتظامات کو حتمی شکل دینے کے بعد مکرم محمد اشرف ضیاء صاحب مبلغ انچارج و نیشنل صدر احمدیہ مسلم جماعت آسٹریا نے جملہ انتظامات کا معائنہ کیا اور توجہ طلب امور کی طرف رہنمائی فرمائی اور آخر پر دعا کروائی۔

جلسہ سالانہ کا دِن

محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ آسٹریا کو اپنا ایک روزہ سترہواں جلسہ سالانہ مؤرخہ 25/ ستمبر 2022ء بروز اتوار بیت الطاہر وِشن ہاؤس ویانا سے 29 کلومیٹر دور Stockerau شہر کے 500 مربع میٹر پر مشتمل سٹی ہال میں منعقد کرنیکی سعادت حاصل ہوئی۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ عَلٰی ذَالِکَ۔ جلسہ سالانہ کے روز بیت الطاہر ویانا میں باجماعت نماز تہجد، نماز فجر اور درس کا اہتمام کیا گیا بعد ازاں جلسہ گاہ میں جُملہ احباب جماعت کے لیے ناشتہ کا بندوبست کیا گیا تھا جبکہ احباب جماعت کی رجسٹریشن کا عمل مقررہ وقت پر صبح 9 بجے شروع کر دیا گیا تھا۔

پرچم کشائی

جلسہ سالانہ کا باقاعدہ آغاز 11 بجے حسبِ روایت تقریب پرچم کشائی، لوائے احمدیت کے لہرائے جانے اور دُعا سے ہوا۔ لوائے احمدیت مکرم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب اور آسٹریا کا پرچم مکرم محمد اشرف ضیاء صاحب مشنری انچارج و نیشنل صدر احمدیہ مسلم جماعت آسٹریا نے لہرایا۔ اس کے بعد مکرم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب نے دُعا کروائی۔

افتتاحی اجلاس

جلسہ سالانہ آسٹریا کا افتتاحی اجلاس پروگرام کے مطابق 11:15 بجے مکرم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب کی صدارت میں شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مع جرمن ترجمہ ''سورۃ البقرۃ آیات 1تا6، سورۃ العنکبوت آیت 46'' مکرم ماہر الابابیدی صاحب نے کی جبکہ اُردو ترجمہ مکرم منیب احمد ادریس صاحب نے پیش کیا۔ اس کے بعد نظم مکرم اویس احمد صاحب نے ''تیری محبت میں میرے پیارے'' کلام حضرت مصلح موعودؓ سے چند اشعار پیش کیے۔ اس کے بعد مکرم محمد اشرف ضیاء صاحب مشنری انچارج و نیشنل صدر احمدیہ مسلم جماعت آسٹریا نے حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا احباب جماعت آسٹریا کے نام درج ذیل پیغام پڑھ کر سنایا۔

پیغام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھُوَالنَّاصِر

پیارے احباب جماعت احمدیہ آسٹریا

اَلسَّلَامُ عَلَیۡکُمۡ وَرَحۡمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ آسٹریا کو اپنا جلسہ سالانہ منعقد کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے اس جلسہ کو ہر لحاظ سے کامیاب کرے اور شاملین جلسہ کو اس کی علمی و روحانی برکات سے بھرپور استفادہ کی توفیق عطا فرمائے۔

جماعت احمدیہ کے قیام کا مقصد لوگوں کو دین واحد کی طرف بلانا اور عمل صالح بجالانا اور اس کے ساتھ ساتھ کامل اطاعت اور فرمانبرداری کا نمونہ پیش کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ایک مومن کی یہی تین خصوصیات قرآن کریم میں بیان فرمائی ہیں۔ جیسا کہ فرماتا ہے: وَمَنۡ اَحۡسَنُ قَوۡلًا مِّمَّنۡ دَعَاۤ اِلَی اللّٰہِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِیۡ مِنَ الۡمُسۡلِمِیۡنَ اس سے بہتر کون ہوسکتا ہے جو اللہ کی طرف بلائے اور نیک اعمال بجالائے اور کہے کہ میں کامل فرمانبرداروں میں سے ہوں۔ پس اس موقع پر میں آپ کو تبلیغ کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ آسٹریا میں اس کی بہت اشد ضرورت ہے کہ مقامی آبادی کو اسلام احمدیت کا پیغام پہنچایا جائے۔ ان کو بتایا جائے کہ اس زمانہ کی ہدایت کے لئے اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کے غلام صادق کو اس زمانہ کا امام اور مہدی و مسیح بنا کر بھیجا ہے۔ ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ تبلیغ کرے۔ مقامی لوگوں کے علاوہ دوسرے ملکوں سے بھی لوگ یہاں آکر آباد ہوئے ہیں ان کو اسلام احمدیت کا پیغام پہنچائیں۔ قرآن کریم کی نمائشیں لگائیں۔ لیف لیٹس کی تقسیم کریں اور تبلیغ کی نئی نئی راہیں تلاش کریں۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''پس عمر بڑھانے کا اس سے بہتر کوئی نسخہ نہیں ہے کہ انسان خلوص اور وفاداری کے ساتھ اعلائے کلمۃ الاسلام میں مصروف ہو جاوے اور خدمت دین میں لگ جاوے اور آجکل یہ نسخہ بہت ہی کارگر ہے کیونکہ دین کو آج ایسے مخلص خادموں کی ضرورت ہے۔ اگر یہ بات نہیں ہے تو پھر عمر کا کوئی ذمہ دار نہیں ہے۔ یونہی چلی جاتی ہے۔''

(ملفوظات جلد 6 صفحہ 329-330)

پھر دوسری اہم چیز عمل صالح ہے اور اس کے ذریعہ تبلیغ کارگر ہوسکتی ہے۔ عمل صالح بجالائیں۔ یعنی دوسروں کو اللہ تعالیٰ کی طرف بلائیں اور خود ایک مثال بن کر اپنا نمونہ دوسروں کے لئے قائم کریں۔ عمل صالح کے بغیر اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے کا عمل اللہ تعالیٰ کی برکات اور بہتر نتائج سے خالی ہوگا۔ اس لئے نیکیوں میں آگے بڑھیں، عبادات کے اعلیٰ معیار قائم کریں اور ایک دوسرے کے ساتھ محبت اور پیار کے اعلیٰ نمونے پیش کریں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: ''خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ تمہیں ایک ایسی جماعت بنادے کہ تم تمام دنیا کے لئے نیکی اور راستبازی کا نمونہ ٹھہرو۔۔۔۔ سو تم ہوشیار ہو جاؤ اور واقعی نیک دل اور غریب مزاج اور راستباز بن جاؤ۔ تم پنجوقتہ نماز اور اخلاقی حالت سے شناخت کئے جاؤ گے اور جس میں بدی کا بیج ہے وہ اس نصیحت پر قائم نہیں رہ سکے گا۔''

(مجموعہ اشتہارات جلد نمبر صفحہ 47-48)

اور پھر تیسری اہم بات یہ ہے حقیقی مومن یہ اعلان کرے کہ میں کامل فرمانبرداروں میں سے ہوں۔ یعنی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے

احکامات پر کامل ایمان لاتا ہوں اور نہ صرف ایمان لاتا ہوں بلکہ ان کو اپنی زندگی کا حصہ بناتا ہوں۔ میں دین کو دنیا پر مقدم کرنے والا ہوں اور ہمیشہ رہوں گا۔ خلیفۂ وقت کی کامل اطاعت کرتے ہوئے ہمیشہ مطیع و فرمانبردار رہونگا اور نظام جماعت کا احترام کرونگا اور ہمیشہ تابع رہونگا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے کہ ہمارا شمار کامل فرمانبرداروں میں ہو اور ہم اس دنیا میں بھی اللہ تعالیٰ کے انعامات سے حصہ پانے والے ہوں اور آخرت میں بھی منعم علیہم گروہ میں ہمارا شمار ہو۔ آمین۔

والسلام

خاکسار

مرزا مسرور احمد

خلیفۃ المسیح الخامس

اس کے بعد مندرجہ بالا پیغام جرمن زبان میں مکرم نبیل احمد باسط صاحب مربی سلسلہ وصدر مجلس خدام الاحمدیہ آسٹریا نے احباب جماعت کی خدمت میں پیش کیا۔

افتتاحی اجلاس کی پہلی تقریر ’’آنحضرت ﷺ کی عبادت‘‘ کے موضوع پر جرمن زبان میں مکرم نبیل احمد باسط صاحب مربی سلسلہ و صدر مجلس خدام الاحمدیہ آسٹریا نے کی جس میں آپ نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے جملہ عبادات میں سب سے زیادہ زور نماز پر دیا۔ آپ فرماتے تھے کہ نماز ایسی عبادت ہے جس کے نتیجہ میں بندہ اپنے ربّ سے ہمکلام ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ آپ نے سیرت نبوی ﷺ سے مختلف واقعات بیان فرمائے کہ کس طرح رسول اللہ ﷺ حالت سفر میں بھی نمازوں کا اہتمام فرمایا کرتے غرض کہ آپ کی نماز حسن ادائیگی کا ایک نمونہ ہوتی تھی۔

اس اجلاس کی دوسری تقریر ’’حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی خشوع وخضوع سے بھری نمازیں‘‘ کے موضوع پر اُردو زبان میں مکرم مولانا سیّد حسن طاہر بخاری صاحب مربی سلسلہ و انچارج رشئین ڈیسک جرمنی نے کی جس میں آپ نے حضرت مسیح موعودؑ کی عبادات الٰہی کے بارے میں حضورؑ کی سیرت سے اور صحابہؓ کے آنکھوں دیکھے واقعات بیان فرمائے اور بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ اسوۂ حسنہ ہم سب کے لئے مشعل راہ ہے خدا کرے کہ ہم اس نیک اسوہ پر عمل پیرا ہونے والے ہوں۔

اس کے بعد ضروری اعلانات ہوئے اور 13:00 بجے افتتاحی اجلاس کی کاروائی برخاست ہوئی۔ جس کے بعد مکرم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب نے نماز ظہر وعصر پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد تمام احباب جماعت نے جلسہ گاہ میں ہی انتظام کے مطابق دوپہر کا کھانا کھایا۔

احباب جماعت کے استفادہ کے لیے جلسہ گاہ میں ایک اسٹال بھی لگایا گیا جس میں قرآن کریم، کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام و خلفائے سلسلہ احمدیہ و رسالہ ریویو آف ریلیجنز کے مختلف شمارہ جات برائے نمائش و فروخت رکھے گئے۔ اس موقع پر متعدد احباب نے جرمنی سے شائع ہونیوالے ماہوار رسالہ ریویو آف ریلیجنز کی آن لائن رکنیت

بھی حاصل کی اسی طرح سٹال پر آنیوالے تمام احباب جماعت میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تصاویر بھی تقسیم کی گئیں۔

اختتامی اجلاس

جلسہ سالانہ آسٹریا کا اختتامی اجلاس پروگرام کے مطابق 15:00 بجے مکرم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب کی صدارت میں شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مع اُردو ترجمہ سورۃ النور آیت 56 مکرم معین احمد صاحب نے کی جبکہ جرمن ترجمہ مکرم یونس مائر ہوفر صاحب نے پیش کیا۔ اس کے بعد مکرم مصوّر احمد صاحب نے کلام حضرت مصلح موعودؓ سے ’’نشان ساتھ ہیں اتنے کہ کچھ شمار نہیں‘‘ کے چند اشعار پیش کیے۔

اس اجلاس کی پہلی تقریر ’’برکاتِ خلافت‘‘ کے موضوع پر اُردو زبان میں مکرم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب نے کی جس میں آپ نے بیان کیا کہ نظام خلافت کی اہمیت و افادیت کا جتنا بھی تذکرہ کیا جائے کم ہے اور اس موضوع کی دہرائی جہاں نئی نسل کی حفاظت اور بہتری کی ضامن ہے وہاں پرانے لوگوں کے لئے ازدیاد ایمان اور روحانی ترقی کے اگلے زینوں تک پہنچانے کا باعث ہوتی ہے۔ آپ نے نظام خلافت کی برکات اور اس بابت ہماری ذمہ داریوں پر احسن رنگ میں روشنی ڈالی۔ آپ نے بتایا کہ نظامِ خلافت کی نعمت پر ہم اللہ تعالیٰ کا جتنا بھی شکر کریں کم ہے اللہ کرے ہمیں خلافت کی یہ سعادت ہمیشہ ملتی رہے اور ہم اس سے بھرپور مستفیض ہوتے رہیں۔ آمین

نشست سوال و جواب

آپ کی تقریر کے بعد سوال و جواب کی نشست کا اہتمام کیا گیا جس میں ’’خلافت‘‘ کے موضوع پر مکرم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب نے سوالات کے جوابات دیئے حاضرین نے انتہائی دلچسپ سوالات پوچھے اور یہ سلسلہ 45 منٹ تک جاری رہا۔

معزز مہمانان کے پیغامات

مکرم مصوّر احمد صاحب نیشنل سیکرٹری امور خارجہ نے جلسہ سالانہ آسٹریا 2022ء کے موقع پر معزز مہمانان کے موصول شدہ پیغامات پڑھ کر سنائے۔ ان پیغامات کا اُردو ترجمہ حسبِ ذیل ملاحظہ فرمائیں:۔

پیغام از گورنر Johanna Mikl-Leitner

معزز ممبران جماعت احمدیہ

گزشتہ سال کی طرح امسال بھی میں آپ کو شہر Stockerau میں خوش آمدید کہتی ہوں۔ سال 2022ء ہمارے لئے Niederösterreich میں ایک خاص اہمیت رکھتا ہے۔ اس سال ہمارا صوبہ علیحدگی کے قانون کی سوسالہ جوبلی منارہا ہے۔ اس قانون کے تحت Niederösterreich اور Wien کی قانونی علیحدگی ہوئی تھی جس کے ساتھ ہی ہمارا صوبہ ایک آزاد اور خودمختار صوبہ بن کر ابھرا تھا۔

اس سوسالہ جوبلی کے سال ہم نے سوچا ہے کہ ہم ان تمام چیزوں کو مرکزِ نگاہ بنائیں گے جو ہمارے لئے اہمیت کی حامل ہیں۔ ان میں نہ صرف ہمارے ہم وطنوں کے کام بلکہ خاص طور پر متعدد مددگار تنظیمیں اور رضاکار شامل ہیں۔

اس میں آپ ممبران جماعت احمدیہ بھی ایک خاص شراکت رکھتے

ہیں۔ دوسری فلاحی تنظیموں کے ساتھ مل کر انٹرنیشنل پروجیکٹس پر کام کرنا بغیر جماعت احمدیہ آسٹریا کے تعاون کے ممکن نہیں ہوسکتا۔ اس مشکل وقت میں آپ اپنی مصروفیات اور محنت کی بدولت بہت سے لوگوں کو طاقت اور اعتماد دیتے ہیں۔ شکریہ۔

آخر پر میں آپ کے آج کے جلسہ سالانہ کے لئے نیک تمناؤں کا اظہار کرتی ہوں۔

پیغام از میئرسٹی Andrea Völkl

یہ میرے لئے باعث مسرت ہے کہ آپ نے اپنے جلسہ سالانہ کے لئے شہر Stockerau کا انتخاب کیا ہے۔ اس شہر میں گاہے لگاہے بڑے پروگراموں کا انعقاد کیا جاتا ہے۔ ہم بحیثیت میزبان ہمیشہ کوشش کرتے ہیں کہ تمام ضروریات کا خیال رکھتے ہوئے ایک اچھا ماحول پیش کریں۔ میں آپ کے جلسہ سالانہ کے لئے نیک تمناؤں کا اظہار کرتا ہوں۔ اسی طرح ممبران جماعت اور مہمان کرام کے لئے یہاں گزارا گیا وقت خوشگوار ہو۔

جلسہ سالانہ آسٹریا کا اختتامی خطاب ’’نماز کی اہمیت و برکات‘‘ کے موضوع پر اُردو زبان میں مکرم محمد اشرف ضیاء صاحب مشنری انچارج و نیشنل صدر احمدیہ مسلم جماعت آسٹریا نے کیا جس میں آپ نے بتایا کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے جو حکم سب سے زیادہ مرتبہ دیا ہے وہ یہی ہے کہ نماز قائم کرو، خود سورۃ الذاریات میں فرمایا کہ ہم نے جن اور انسانوں کو اپنی عبودیت کے لیے پیدا فرمایا ہے اور عبادت کے بارہ میں آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ دعا عبادت کا مغز ہے اور ایک موقع پر فرمایا کہ نماز ہی اصل میں دعا ہے یا یہ کہہ لیں کہ حقیقی دعا دراصل نماز ہی ہے۔ اسی طرح آپ نے نماز کی اہمیت و برکات کے مضمون پر سیرت آنحضرت ﷺ، حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے صحابہ کرام کے مثالی نمونوں پر روشنی ڈالتے ہوئے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی نمازوں کی حفاظت کرنے والا، ان میں باقاعدگی پیدا کرنے والا اور اپنی نمازوں کو خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر ادا کرنے والا بنائے اور ہماری نمازوں میں لذت وسرور پیدا فرمائے۔ کبھی ہم اس میں سستی دکھانے والے نہ ہوں اور اس بات کی حقیقت کو ہم سمجھنے والے ہوں کہ آج دنیا کی آفات اور مصیبتوں سے ہم اسی وقت نجات پا سکتے ہیں جب ہم اللہ تعالیٰ کی عبودیت کا حق ادا کرنے والے ہوں اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

اس کے بعد آپ نے معزز مہمانان گرامی اور احباب جماعت احمدیہ آسٹریا کا شکریہ ادا کیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسہ سالانہ آسٹریا کامیابی سے انعقاد پذیر ہوا۔ جلسہ میں 4 ممالک سے نمائندگی ہوئی جبکہ شاملین کی تعداد 237 رہی۔ آخر میں مکرم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب امام مسجد فضل لندن نے اجتماعی دعا کروائی۔

DAILY ONLINE
ALFAZL
LONDON

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION | Download on the App Store | ANDROID APP ON Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء
درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

ادارہ کا مضمون نویسوں، تبصرہ و مراسلہ نگاروں کے خیالات اور آراء سے متفق ہونا ضروری نہیں

دعا کا تحفہ

کسی کے ہاں کھانا کھانے کی دُعا

حضرت عبد اللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ مجھے اور خالد بن ولیدؓ کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھر لے جاکر دودھ پلایا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جب کھانا عطا کرے تو یہ دُعا کیا کرو:

اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَاَطْعِمْنَا خَيْرًا مِّنْهُ

(ترمذی کتاب الدعوات)

اے اللہ! ہمارے لئے اِس کھانے میں برکت ڈال دے اور ہمیں اِس سے بہتر عطا فرما۔

(مناجات رسولؐ از خزینۃ الدعا مرتبہ علامہ ایچ ایم طارق ایڈیشن 2014ء صفحہ 101)

مرسلہ: عائشہ چوہدری۔ جرمنی

فقہی کارنر

حرمت خنزیر اور اس کی وجوہات

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

خنزیر جو حرام کیا گیا ہے۔ خدا نے ابتدا سے اس کے نام میں ہی حرمت کی طرف اشارہ کیا ہے کیونکہ خنزیر کا لفظ ’’خنز‘‘ اور ’’ار‘‘ سے مرکب ہے جس کے یہ معنے ہیں کہ میں اس کو بہت فاسد اور خراب دیکھتا ہوں۔ خنز کے معنے بہت فاسد اور ار کے معنے دیکھتا ہوں۔ پس اس جانور کا نام جو ابتداء سے خدا تعالیٰ کی طرف سے اس کو ملا ہے وہی اس کی پلیدی پر دلالت کرتا ہے اور عجیب اتفاق یہ ہے کہ ہندی میں اس جانور کو سور کہتے ہیں۔ یہ لفظ بھی سوء اور ار سے مرکب ہے جس کے معنی یہ ہیں کہ میں اس کو بہت برا دیکھتا ہوں اور اس سے تعجب نہیں کرنا چاہئے کہ سوء کا لفظ عربی کیونکر ہوسکتا ہے۔ کیونکہ ہم نے اپنی کتاب منن الرحمٰن میں ثابت کیا ہے کہ تمام زبانوں کی ماں عربی زبان ہے اور عربی کے لفظ ہر ایک زبان میں نہ ایک دو بلکہ ہزاروں ملے ہوئے ہیں۔ سو سوء عربی لفظ ہے۔ اسی لئے ہندی میں سوء کا ترجمہ بد ہے۔ پس اس جانور کو بد بھی کہتے ہیں۔ اس میں کچھ بھی شک معلوم نہیں ہوتا ہے کہ اس زمانہ میں جب کہ تمام دنیا کی زبان عربی تھی۔ اس ملک میں یہ نام اس جانور کا عربی میں مشہور تھا جو خنزیر کے نام کے ہم معنی ہے پھر اب تک یادگار باقی رہ گیا۔ ہاں یہ ممکن ہے کہ شاستری میں اس کے قریب قریب یہی لفظ متغیر ہو کر اور کچھ بن گیا ہو مگر صحیح لفظ یہی ہے کیونکہ اپنی وجہ تسمیہ ساتھ رکھتا ہے۔ جس پر لفظ خنزیر گواہ ناطق ہے اور یہ معنے جو اس لفظ کے ہیں۔ یعنی بہت فاسد۔ اس کی تشریح کی حاجت نہیں۔ اس بات کا کس کو علم نہیں کہ یہ جانور اول درجہ کا نجاست خور اور نیز بے غیرت اور دیوث ہے۔ اب اس کے حرام ہونے کی وجہ ظاہر ہے کہ قانون قدرت یہی چاہتا ہے کہ ایسے پلید اور بد جانور کے گوشت کا اثر بھی بدن اور روح پر بھی پلید ہی ہو کیونکہ ہم ثابت کر چکے ہیں کہ غذاؤں کا بھی انسان کی روح پر ضرور اثر ہے۔

پس اس میں کیا شک ہے کہ ایسے بد کا اثر بھی بد ہی پڑے گا۔ جیسا کہ یونانی طبیبوں نے اسلام سے پہلے ہی رائے ظاہر کی ہے کہ اس جانور کا گوشت بالخاصیت حیا کی قوت کو کم کرتا ہے اور دیوثی کو بڑھاتا ہے اور مردار کا کھانا بھی اسی لئے اس شریعت میں منع ہے کہ مردار بھی کھانے والے کو اپنے رنگ میں لاتا ہے اور نیز ظاہری صحت کے لئے بھی مضر ہے اور جن جانوروں کا خون اندر ہی رہتا ہے جیسے گلا گھونٹا ہوا یا لاٹھی سے مارا ہوا۔ یہ تمام جانور درحقیقت مردار کے حکم میں ہی ہیں۔ کیا مردہ کا خون اندر رہنے سے اپنی حالت پر رہ سکتا ہے؟ نہیں بلکہ وہ بوجہ مرطوب ہونے کے بہت جلد گندہ ہوگا اور اپنی عفونت سے تمام گوشت کو خراب کرے گا اور نیز خون کے کیڑے جو حال کی تحقیقات سے بھی ثابت ہوئے ہیں۔ مر کر ایک زہرناک عفونت بدن میں پھیلا دیں گے۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی، روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 338-339)

(مرسلہ: داؤد احمد عابد۔ استاد جامعہ احمدیہ برطانیہ)

ایک سبق آموز بات

کامیاب قومیں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ:

یاد رکھیں کہ کسی بھی قوم کی زندگی اور کامیابی کسی ایک نسل کی ترقی پر منحصر نہیں ہے بلکہ وہی قومیں حقیقتاً کامیاب ہوتی ہیں جو دنیا کو بہتری کے لیے تبدیل کرنے کی طاقت رکھتی ہیں اور نسلاً بعد نسل اپنی قوم کے (نیک) مقاصد کی خاطر ہر قسم کی قربانی کے لیے تیار رہتی ہیں لیکن یہ گوارا نہیں کرتیں کہ ان کی ترقی اور کامیابی میں کسی قسم کی بھی تاخیر ہو۔ جس طرح ہر صبح سورج نکلتا ہے اور ناکام نہیں ہوتا اسی طرح ہمارا بھی ہر دن ہمیں جماعتی و روحانی ترقی کی خوشخبریوں کی طرف لے جانے والا ہو۔ جب تک ہماری یہ حالت رہے گی کوئی بھی ہمیں ناکام نہیں کرسکتا۔

(This week with Huzoor 24th Sep 2021)

مرسلہ: ابو اثمار اٹھوال

طلوع وغروب آفتاب

6/دسمبر 2022ء		طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ		05:24	17:38
مدینہ منورہ		05:29	17:33
قادیان		05:48	17:24
ربوہ		05:28	17:04
اسلام آباد ٹلفورڈ		06:22	15:57